رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۳۵۴

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند بصورت ٹکٹ آنے پر واپس۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنۃ رسولہ

اخبار اہلحدیث

امرتسر پنجاب

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۲۳ - مدیر: عطاء اللہ - نمبر ۲۸

67415

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے " ۔ے

عام خریداران سے " صہ

" " ششماہی ۔۔۔

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۴ - مئی سنہ ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱) ڈاکٹر مونجے صاحب کا صدارتی ایڈریس ... ص ۱-۲

(۲) بارہ ہزار برس تک انسان نیک اعمال رہے اور بیمار نہ ہوئے ... ص ۲-۳

(۳) تاریخ اہل حدیث ... ص ۳ تا ۵

(۴) مسافر حجاز کا خط (۲) ... ص ۵-۶

(۵) میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح ابن مریم ماننے کیلئے تیار ہوں ... ص ۶-۷

(۶) مقدمہ نبوت مرزا (۲) ... ص ۸

(۷) میرا شہری اعلان ... ص ۸

(۸) رواداری ... ص ۹ تا ۱۱

(۹) ہومیوپیتھک ایلوپیتھک علاج ... ص ۱۱-۱۲

(۱۰) زمزمہ جذبات دائیۂ اتفاق (نظم) ... ص ۱۲

(۱۱) ملکی مطلع ... ص ۱۳-۱۴

(۱۲) متفرقات ... ص ۱۵

(۱۳) انتخاب الاخبار ... ص ۱۶

ڈاکٹر مونجے صاحب کا صدارتی ایڈریس اور اُس کی تنقید

پنجاب پراونشل ہندو کانفرنس کا جلسہ امسال انبالہ میں ہوا۔ بڑے بڑے مشہور لیکچرار رونق افروز جلسہ ہوئے۔ خوب گرما گرم تقریریں ہوئیں کچھ اچھی کچھ بری۔ ڈاکٹر مونجے صاحب جو آجکل ہندو قوم کی بہبودی کیلئے ہندو مذہب کی اصلاح کر رہے ہیں۔ اور باوجود اس تجدید کے ان کو کٹر سناتنی بھی کہا جاتا ہے۔ ہم کسی کے عقیدۂ باطنی پر بغیر اسکے اپنے اظہار و اقرار کے کوئی رائے زنی نہیں کر سکتے۔ لیکن اں اتنا ضرور کہینگے کہ جن جن امور میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے اصلاح چاہی ہے۔ اُن کے رو سے وہ سناتنی نہیں ہو سکتے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کے سناتنی مشہور کرنے سے غالباً سناتنی ہندوؤں کو یہ باور کرانا مقصود ہے کہ ان کا ایک ہم مذہب بزرگ یہ اصلاحیں کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ ان امور کی اصلاح جس بنا پر ڈاکٹر صاحب نے چاہی ہے وہ آریہ مہاشوں کی دور اندیشی اور تدبیر کار کا نتیجہ ہے۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح اس اصلاح سے ہندوؤں کی دنیا سنورنے کی امید ہے۔ اسی طرح اُن کے مذہب کے بگڑ جانے میں بھی شک نہیں۔ گویا اس اظہار سے سناتنی ہندوؤں کو ایک دل خوش کُن منظر دکھا کر مذہبی غلطی میں پھنسانا چاہتے ہیں۔

(۲) ڈاکٹر صاحب موصوف کا لیکچر بہت طویل ہے ہم اس کے ایک ایک فقرے پر تنقید کرتے تو مضمون طویل سے اطول ہو جاتا۔ لیکن ہم ڈاکٹر صاحب کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے خاتمہ پر خود اس کا خلاصہ

ahmadimuslim.de

ذکر کر دیا ہے۔ جو حسب اشاعت ہمعصر ملاپ لاہور مورخہ ۲۔ مئی سنہ حال حسب ذیل ہے۔

"خیالات کا نچوڑ"

اپنی طویل تقریر کو ختم کرتے ہوئے میں اپنے تمام خیالات کا مختصر مجموعہ پیش کرتا ہوں۔ تاکہ لوگ ان کو جلد ہی ذہن نشین کر سکیں۔

وہ مسئلہ کا حل یہ ہے کہ کہیں ہمارے مسلمان بھائی تمام ہندوؤں کو اسلام کے زیر سایہ لانے کے خواہشمند نہ بن جائیں۔ موجودہ جد و جہد سے بھی جو کہ جاری ہے سر بھول و مندروں کے انہدام کی شکل میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خانہ جنگی سے کم نہیں ہے۔ جس میں یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ آیا مسلمان اپنی اقلیت کے باوجود بھی ہندوستان کی برگزیدہ قوم ہیں یا کہ ہندو جن کے اتحاد کا شیرازہ تمام منتشر ہے۔ ہندوؤں کے مستحکم و ...... * قوم بننے کے لئے میں حسب ذیل ..... * پیش کرتا ہوں

(۱) اچھوت پن مجلسی قواعد کے خلاف ایک سزا ہے۔ ہمیشہ رہنے والا طریقہ نہیں ہو سکتا۔

(۲) قدیم روایات کی وجہ سے چونکہ یہ نسل در نسل چلا آتا ہے اسلئے اچھوت پن اور اخراج اور برادری کی سزا کبھی کسی کو سوشل قاعدہ کی خلاف ورزی کے عوض نہ دینی چاہئے اس کا قصور خواہ کتنا ہی قابل نفرت ہو۔

(۳) ہندوؤں کی تمام ذاتیں مساوی حقوق رکھتی ہیں۔ ان کو مساوی سہولتیں ہونی چاہئیں اور سوسائٹی میں سب کا مرتبہ برابر ہے۔ اور کوئی ذات کسی سے اعلےٰ تر یا ادنےٰ تر نہیں ہے۔

(۴) انولم اور پرتی لم طریق شادی کو شاستروں کے انوسار رواج دیا جائے۔

(۵) ہندو جاتی کی بنیاد وید ہیں اور اسکی تمام ذاتوں کے لوگوں کو ویدوں کے مطالعہ اور اس سے فائدہ اُٹھانے کا حق حاصل ہونا چاہئے۔

(ملاپ لاہور ۲ء ۵)

اس کے بعد ڈاکٹر موصوف کی وہ نصائح درج ہیں جو آپ نے ہندوؤں کی حفاظت خود اختیاری کے لئے فرمائی ہیں۔ انکو ہم (انشاء اللہ) کسی دوسری اشاعت میں درج کرینگے۔ ہمعصر ملاپ نے ان امور پر بہت مزے لے لیکر کچھ ریمارک کئے ہیں اور قوم کو ڈاکٹر صاحب موصوف کی آواز پر لبیک کہنے کی ترغیب دی ہے۔

ہم ڈاکٹر صاحب کی تقریر اور ہمعصر ملاپ کے ریمارکوں پر مذہبی نقطۂ خیال سے کچھ تنقید کرنے سے پہلے ایک اصولی بات اپنے ناظرین کے دل میں بٹھانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ مذہب اور قومیت ایک دوسرے کی معاون و معاون ہوں۔ کسی مذہب کے ماننے والے کثیر ہو جائیں تو اُن کی ایک قوم بن جاتی ہے۔ اور وہ افراد اُس مذہب پر عمل کریں اور اسکی اشاعت کریں تو وہ مذہب قوی اور قوم طاقتور ہو جاتی ہے۔

لیکن ان دونوں (قوم اور مذہب) میں سے دیکھنا یہ چاہئے کہ اصل کون ہے۔ قوم یا مذہب۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ جو لوگ کسی الہامی مذہب کے قائل ہیں وہ یہی کہینگے کہ مذہب اصل ہے۔ اور قوم فرع۔ یعنی مذہب سے قوم بنتی ہے نہ کہ قوم مذہب بناتی ہے۔

مثلاً فتنۂ ارتداد کے وقت سوامی شردھانند صاحب اور دیگر آریہ لیڈروں نے بجبر راجپوتوں کو اسلام سے برگشتہ کر کے ہندو مذہب میں داخل کرنے کی از حد کوشش کی۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی کیا کہ سناتنی ہندوؤں کو ساتھ ملانے کیلئے آریہ مت کے خلاف مشرکانہ رسوم کو عملاً و تدبیراً جائز جانا گیا۔ جس پر حضرت مولانا المکرم مدظلہ نے اہلحدیث میں ایسے عنوان باندھے "آریہ سماج فنا کو جا رہی ہے یا بقا کو" جس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ آریہ سماج قومی ترقی اپنے مذہب کے تنزل سے کر رہی ہے یعنی گو اس طریق شدھی سے آریہ قوم کو فائدہ پہنچے لیکن مذہب آریہ کو ایسی سخت ٹھیس لگی ہے کہ اسکی روح نکل رہی ہے۔ یعنی توحید باری تعالے کا دعوے غلط ہوتا جا رہا ہے۔

اسی طرح اگر سناتنی ہندو اس تحریک شدھی میں آریوں کا ساتھ دیں تو گو ان کی مردم شماری میں کسیقدر اضافہ ہو جانے کی امید ہے۔ لیکن سناتنی مذہب کی خصوصیت جاتی رہنے سے ان کا مذہب ناس ہو جائیگا۔ کیونکہ ان کے نزدیک اسکی بنا پیدائش پر ہے۔ مثلاً برہمن وہ ہے جو برہمنوں کے گھر میں پیدا ہو۔ اور چھتری وہ جو چھتریوں کے ہاں۔ اور ویش وہ جو ویش سے اور شودر وہ جو شودر سے پیدا ہو۔ شودر برہمن نہیں ہو سکتا اور برہمن شودر نہیں ہو سکتا۔ ہاں آریوں کے نزدیک ایسی قلب ماہیت ہو سکتی ہے۔

پس اس تمہیدی اصول اور اسکی کسی قدر توضیح کے بعد ہم ڈاکٹر مونجے صاحب کی تقریر کو اس نظر سے دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا ڈاکٹر صاحب کی یہ اصلاحات ہندو قوم کی ہیں یا ہندو مذہب کی۔ کیونکہ اگر خرابی مذہب میں ہے تو اسکی اصلاح کیجائے۔ اور اگر قوم میں ہے تو اُسکو مذہب پر چلایا جائے۔

جو لوگ کسی مذہب کے قائل ہیں وہ ضرور کہینگے کہ اگر کسی مذہب میں خرابی ہے تو بجائے اسکی اصلاح کرنے کے اس کو ترک کر کے اُس مذہب کو قبول کرنا چاہئے جس میں وہ خرابی نہیں اور وہ مطلوبہ اصلاح موجود ہے۔ اور اگر مذہب میں خرابی نہیں ہے تو اسکی سندوں کے حوالے سے قوم کو مذہب پر چلنے کی ترغیب دیجائے تاکہ ان کا مذہب اور قومیت ہر دو قوی و مضبوط ہو جائیں۔ (باقی آئندہ)

میر سیالکوٹی۔

بارہ ہزار برس تک انسان نیک اعمال رہے

اور بیمار نہ ہوئے

"بارہ ہزار سال کا دیوتوں کا ایک یگ ہوتا ہے" (منو شاستر ادھیائے ایک اشلوک ۹)

"ست یگ میں دھرم چاروں چرن سے قائم تھا اور اس یگ کے آدمی سچ بولا کرتے تھے اور کوئی کام ادھرم کا نہیں کرتے تھے" (منو شاستر ادھیائے ایک اشلوک ...)

* چھاپہ کی خرابی کے سبب پڑھا نہیں گیا۔ (میر سیالکوٹی)

مقدس رسول - آریوں کے بدنام زمانہ رسالہ رنگیلا رسول کا متین و معقول جواب - قیمت ۱۰/ (ثنائی)

"ست یگ میں کوئی بیمار نہ ہوتا تھا اور جو چاہتے تھے وہی ہوتا تھا۔ چار سو برس کی عمر ہوتی تھی" (منو شاستر ادھیائے ایک اشلوک ۸۳)

خاکسار:۔ تحریر مذکور الصدر سے معلوم ہوگیا کہ ست یگ میں جبکا زمانہ بارہ ہزار برس تک محدود رہا۔ اس زمانہ بارہ برس میں کوئی شخص نہ بیمار ہوا نہ کسی نے جھوٹ بولا اور نہ کوئی کام ادھرم کا ہوا۔ اور ہر ایک آدمی کی عمر چار سو برس کی ہوا کرتی تھی۔ اس کو خوب دھیان میں رکھئے جبکہ بارہ ہزار برس تک انسان نے اچھے ہی فعل کئے تو تمام گھاس پات و درختان مثمرہ وغیر مثمرہ وکل جان داران ہر قسم وکیڑے مکوڑے واناج کے پودے وغیرہ جن میں از روے تناسخ روح مانی جاتی ہے ان تمام چیزوں میں کس گناہگار کی روح قالب انسانی سے گئی جبکہ سب کے نیک اعمال ہی تھے۔ اور اگر ست یگ کے لوگوں کی روح دوسرے قالبوں میں جاتی تو صرف ایک ہی قالب میں جاسکتی تھی کیونکہ بارہ ہزار برس تک انسانوں کے ایک سے ہی تو فعل رہے تھے۔ فرض کرو کوئی صاحب یہ جواب دیں کہ جو اُس وقت میں تمام گھاس پات و درختان مثمرہ وغیر مثمرہ وکل جانداران ہر قسم وکیڑے مکوڑے واناج کے پودے وغیرہ موجود تھے۔ شروع ست یگ میں اُن ہی سے بارہ ہزار برس تک سلسلہ چلتا اور قائم رہا۔ تو اُن صاحب سے میں یہ سوال کرونگا کہ فرض کرو ایک بکری ہے اور ایک بکرا بھی ہے وہ دونوں آپس جفت ہوتے ہیں اور کوئی روح اُس گناہ کی مرتکب نہیں ہوئی کہ جسکی وجہ سے وہ بکرے یا بکری کی جون میں جاوے۔ تو از روئے تناسخ اُنکے ہرگز بچہ پیدا نہیں ہوسکتا۔ بکرے بکری کی مجامعت از روے تناسخ کوئی چیز نہیں۔ تاوقتیکہ کسی گناہگار کی روح بکرے یا بکری کے قالب میں نہ جاوے۔

اب فرمائیے بارہ ہزار برس تک کیونکر کاروبار چلا۔ جبکہ سب نیک اعمال ہی تھے۔ تناسخ کی دنیا کے کل کاروبار جسقدر بڑے کاموں کے محتاج ہیں اچھے کاموں کے محتاج نہیں۔ جیسا کہ خاکسار ظاہر کرتا ہے کہ "برہمن کا مارنے والا گنٹو کی جون میں جاتا ہے"

(منو شاستر ادھیائے ۱۲ منتر ۵۵)

اس سے یہ معلوم ہوا کہ جبتک برہمن کو نہیں مارا جائیگا گنٹو کی جون میں جانا نہیں ملیگا۔ اور آپ برہمن کی عزت کو بھی جانتے ہیں۔ شاستر کی تعلیم ہے کہ

"برہمن کی حفاظت کے واسطے اپنی جان تک قربان کر دے" (منو شاستر ادھیائے ۱۱ منتر ۷۹)

افسوس صد افسوس ایسے مقدس ذات کے برہمن کو مارا جائے کہ جسکی ذات کے واسطے اپنی جان تک قربان کر دینے کا شاستر میں حکم ہے جب گائے کی جون نصیب ہوگی۔ اور پھر برہمن کے قاتل گنٹو کی یہ آبرو اور اُسکی ایسی ایسی طرفداریاں۔ افسوس صد افسوس۔ پیارے یہ تو بتاؤ کہ برہمن کا مرتبہ زیادہ ہے یا گنٹو کا؟ یا گنٹو کی تعداد میں اضافہ ہونے کی کوشش سے آپ کا یہ منشا ہے کہ (اللہ نہ کرے) برہمنوں کو بالکل ختم کر دیا جائے۔ تاکہ اُن کے مارنے والے تمام گایوں کی جون میں آجائیں۔ اور بھی ملاحظہ کیجئے کہ

"جہاں پر اونٹوں کی کمی ہو وہاں کے آدمی سواریوں کی چوریاں شروع کر دیں۔ تمام چور اونٹ کی جون میں چلے جاوینگے۔ اور اگر بکروں کی کمی ہو تو چارپایوں کی چوری شروع کر دیں تمام چور بکروں کی جون میں آجاوینگے" (دیکھو منو شاستر ادھیائے ۱۲ منتر ۶۷)

الغرض بیسیوں اشکال ایسی ہیں کہ اگر تناسخ کی دنیا میں برا کام نہ کروگے تو آپ کو ہرگز سہولت نصیب ہوگی۔ کہاں تک عرض کروں۔ پھر ملینگے اگر خدا لایا

> کسے کی کیا خبر تھی یہ کون جانتا تھا
> مجنوں کے ساتھ پڑھکر لیلے خراب ہوگی

(منشی محمد داؤد خان از سنبھل ضلع مراد آباد)

اصول آریہ

آریوں کے اصل الاصول مسئلہ مادہ۔ روح اور سلسلۂ کائنات کی قدامت کا رد۔ قیمت ۳؍

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

تاریخ اہلحدیث

"گذشتہ پرچوں میں یہ بحث ہوئی ہے کہ ابتدائے زمانہ اسلام میں کتب حدیث کیوں جمع نہ ہوئیں۔ اس کی وجہ بتانے کے بعد آگے درج ہے:

بعض نوشتیں آنحضرت صلعم کے حکم سے لکھی گئیں

اور جو کچھ بالتفصیل مذکور ہوا وہ عام رسم ورواج کے متعلق تھا۔ ورنہ حدیث کے استقراء اور تتبع سے معلوم ہوسکتا ہے کہ بعض تحریریں قرآن مجید کے علاوہ بھی خاص فرمان نبوی سے لکھی گئیں۔ ان کو ہم اصولی طور پر چند اقسام پر تقسیم کرتے ہیں تاکہ معلوم ہوسکے کہ قرآن مجید کے املا کے علاوہ کتنے اور صیغے ہیں جنھیں تحریر کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن قربان جائیں اُس نبی اُمّی پر کہ آپ نے اُن سب پر توجہ کی اور اپنی امت کو آیندہ ہونے والی فتوحات میں اس طریق مسنون پر کام کرنے کی تعلیم دی۔

اوّل:۔ وہ جو کسی کی درخواست پر آپ نے بعض مسائل لکھ دینے کا حکم کیا۔

دوم:۔ وہ فرامین جو آپ نے اپنے عمال کے نام لکھوائے۔

سوم:۔ وہ مکاتیب جو آپ نے دعوت اسلام کے متعلق اندرون وبیرون عرب کے بادشاہوں اور سرداروں کے نام لکھوائے۔

چہارم:۔ مسلمانوں کی بعض سیاسی وتمدنی (بلدی) ضرورتوں کو ملحوظ رکھکر کسی امر کے تحریر میں لانے کا حکم دیا۔

پنجم:۔ وہ تحریریں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں یا قوموں کو بطور سند اور دستاویز کے لکھوا کر دیں۔

پہلی قسم کی مثال یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں قبیلہ خزاعہ میں سے ایک شخص نے قبیلہ بنی لیث کا ایک آدمی مار ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی تو آپ نے مکہ کرمہ کی عزت وحرمت اور اُس میں قتل وقتال کی ممانعت وحرمت کے متعلق خطبہ فرمایا۔ حاضرین میں سے ایک یمنی شخص نے جو ابو شاہ کے نام سے مشہور تھا عرض کیا۔

ahmadimuslim.de

کہ حضور والا! مجھے یہ (خطبہ) لکھوا دیجئے۔ اُس کی یہ درخواست شرف قبولیت کو پہنچی۔ اور آپ نے زبانِ شفقت و رحمت ترجمان سے فرمایا اکتبوا لابی فلان یعنی یہ (خطبہ) ابوشاہ کو لکھدو[1]۔

دیگر یہ کہ حضرت ابوہریرہؓ سے صحیح بخاری میں مروی ہے۔

قال (ھمام) سمعت اباھریرۃ یقول ما من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم احد اکثر حدیثا عنہ منی الا ما کان من عبد اللّٰہ بن عمرو فانہ کان یکتب ولا اکتب (صحیح بخاری کتاب العلم باب کتابت العلم)

"ہمام (شاگرد حضرت ابوہریرہؓ) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ کو کہتے سُنا کہ آنحضرت صلعم کے اصحاب میں سے کوئی شخص بھی مجھ سے زیادہ آپ کی حدیث کا حافظ نہیں۔ مگر جو روایت عبد اللہ بن عمرو سے ہو۔ کیونکہ وہ لکھ لیا کرتا تھا اور میں لکھا نہ کرتا تھا۔

اس روایت میں اگرچہ اس امر کی صراحت نہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو کا احادیث نبویہ کو لکھنا کس زمانہ میں تھا۔ لیکن حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس روایت کے ذیل میں لکھا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ کی یہ روایت امام احمدؒ اور امام بیہقیؒ نے بھی روایت کی ہے جس میں صاف مذکور ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کتابت احادیث کی اجازت چاہی تھی تو آپ نے اُن کو اجازت دیدی تھی۔ اسکے بعد حافظ صاحب نے اس روایت (امام احمد و امام بیہقی کی روایت) کی اسناد کے متعلق کہا ہے کہ وہ حسن ہے۔ (فتح الباری مطبوعہ دہلی جزء اول صفحہ ۱۰۱)

حضرت عبد اللہ بن عمرو کو کتابت احادیث کی اجازت کا ملنا جمیع محدثین کے نزدیک مسلم ہے۔ اور ان کے ترجمہ میں ان کے واقعات و حالات اور اس اجازت کا ذکر بھی برابر ملتا ہے۔ چنانچہ حافظ ابن عبد البرؒ اندلسی "استیعاب" میں ان کے ترجمہ میں فرماتے ہیں۔

اسلم قبل ابیہ وکان فاضلا حافظا عالما قرء الکتاب واستاذن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی ان یکتب حدیثہ فاذن لہ قال یا رسول اللّٰہ اکتب کلما اسمع منک فی الرضاء والغضب قال نعم انی لا اقول الا حقا۔ (استیعاب مطبوعہ حیدرآباد جلد اول صفحہ ۳۸۲ (ترجمہ عبد اللہ بن عمرو برنمبر ۱۵۸۶)

"عبد اللہ بن عمرو اپنے باپ (عمرو) سے پہلے اسلام لائے۔ اور عالم و فاضل و حافظ تھے۔ کتاب پڑھ جانتے تھے۔ آنحضرت صلعم سے آپ کی حدیث کے لکھنے کی اجازت چاہی تو آپ نے ان کو اجازت دیدی۔ اس پر انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں جو کچھ آپ سے سنوں خواہ وہ آپ نے حالت رضا میں کہا ہو خواہ حالت غصہ میں کہا ہو سب کو لکھ لیا کروں تو آپ نے فرمایا ہاں۔ کیونکہ میں سوائے حق کے کچھ نہیں کہتا۔"

اس کے بعد حافظ ابن عبد البر نے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت مذکورہ بالا ذکر کی ہے جس کا اخیر اسطرح ہے

وکان یکتب ولا اکتب استاذن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی ذلک فاذن لہ۔

"یعنی عبد اللہ بن عمرو احادیث لکھا کرتے تھے اور میں لکھا نہیں کرتا تھا (بلکہ زبانی یاد رکھتا تھا) انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کی اجازت طلب کی تھی تو آپ نے تو آپ نے اُن کو اجازت دیدی تھی۔"

ان روایات سے معلوم ہو گیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو کی کتابت عہد رسالت میں تھی۔ اس کے بعد ایک نظر پھر صحیح بخاری پر ڈالئے کہ اسمیں حضرت ابوہریرہؓ کے الفاظ "کان یکتب" سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ یہ امر عہد رسالت کے متعلق ذکر کر رہے ہیں۔ فافہم۔

دوسری قسم کی مثال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری میں ایک فرمان اپنے عمال کی طرف بھیجنے کیلئے لکھوایا جسمیں فریضۂ زکوٰۃ کے بعض مسائل تحریر کروائے۔ لیکن اُس فرمان کے ارسال کرنے سے پیشتر آپ اس دار فانی سے عالم باقی کو رحلت کر گئے[2]۔ تو آپ کے بعد اُس فرمان کا نفاذ خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کیا۔ پھر خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی اُسی کے مطابق عمل کیا۔ یہ تحریر آل فاروق کے پاس محفوظ چلی آئی۔ امام زہریؒ[3] کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے بیٹے حضرت سالمؒ[4] نے وہ تحریر مجھے پڑھنے کو دی تو میں نے اُسے جوں کا توں بالتمام حفظ کر لیا۔ اور وہ تحریر وہی ہے جسے خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے دونوں بیٹوں حضرت عبد اللہ اور حضرت سالم سے (حاصل کرکے) نقل کروا لیا۔

اس سے صاف ثابت ہے کہ یہ تحریر پہلی صدی کے اخیر تک برابر محفوظ چلی آئی۔ کیونکہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز کا زمانۂ خلافت ۹۹ھ سے سنہ ۱۰۱ھ تک ہے۔ اس کی تائید حضرت انسؓ کی ایک روایت سے بھی ہوتی ہے کہ جب حضرت صدیق اکبرؓ نے ان کو بحرین میں عامل کرکے بھیجا تو ان کو ایک تحریر مشتمل بر مسائل زکوٰۃ بھیجی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر سے مزین تھی[5]۔

(۲) اسی طرح آپ نے عمرو بن حزم صحابی کی طرف بھی ایک فرمان لکھوایا جسمیں قصاص و دیت (خون بہا) کے مسائل تھے۔ اس تحریر کا ذکر بہت سے اکابر محدثین نے اپنی اپنی تصانیف میں کیا ہے مثلاً امام الائمہ امام مالکؒ نے موطا میں۔ امام شافعیؒ نے کتاب الام[6] میں۔ امام احمدؒ نے مسند میں۔ امام بخاریؒ نے تاریخ صغیر میں۔ امام دارمیؒ نے اپنی مسند میں۔ امام ابو داؤدؒ نے سُنن میں اور نیز مراسیل میں۔ امام نسائیؒ نے مجتبےٰ میں۔ امام دارقطنی نے سنن میں۔

---

[1] صحیح بخاری کتاب العلم ۱۲ منہ

[2] انا للّٰہ وانا الیہ راجعون وفی ذلک قال حسانؓ
من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر

[3] امام زہری امام مالک کے اُستاد ہیں۔ ان کا ذکر آگے آئیگا انشاء اللہ۔

[4] حضرت سالم بڑے پایہ کے عالم تھے فقہاء سبعہ مدینہ میں معدود تھے۔

[5] یہ سارا بیان سنن ابی داؤد کی کتاب الزکوٰۃ کی تین روایتوں کو جمع کرکے لکھا گیا ہے۔

[6] دیکھو رسالہ کتاب الام صفحہ ۵۸ نیز جلد ۹ صفحہ ۹۶ ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

امام شوکانی نے نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ اسکو امام ابن خزیمہؒ امام ابن حبانؒ امام ابن جارودؒ امام حاکمؒ امام بیہقیؒ نے بھی موصولاً روایت کیا۔ اور ائمہ حدیث کی ایک جماعت نے اس کو صحیح کہا ہے۔[1]

امام ابن قیمؒ نے ھدی میں کہا کہ یہ ایک بڑی عظیم القدر نوشت ہے جو کئی قسم کے مسائل شرعیہ پر مشتمل ہے۔ مثلاً زکوۃ۔ دیات۔ احکام۔ کبائر۔ طلاق۔ عتاق۔ ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھ سکنے کا حکم۔ نماز میں احتباء[2] کرنے کا حکم۔ اور قرآن شریف کو ہاتھ لگانے کا حکم وغیرہ وغیرہ مسائل شرعیہ اسمیں مسطور ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں کہ اس میں ہرگز شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تحریر لکھوائی تھی۔ چنانچہ تمام فقہاء (مجتہدین) نے مقدار دیات میں اسی کو حجت گردانا ہے۔[3]

غرض یہ تحریر قبولیت و شہرت کی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ مشابہ متواتر ہے۔

(باقی دارد)

ثناء اللہ بود ورد زبانم

مسافر حجاز کا خط

نمبر ۱

مسافران حجاز کی تکالیف

قابل توجہ گورنمنٹ اور ممبران اسمبلی وغیرہم

برادران اہلحدیث! السلام علیکم۔

میں نے اخبار میں اعلان کیا تھا کہ میرے دوست جو میرے ساتھ حج کو چلنا چاہیں وہ اطلاع دیں چنانچہ کئی ایک اطلاعیں آئیں۔ مگر چونکہ اُن احباب کے اوطان مختلف تھے۔ وہ ایک بندرگاہ سے سوار جہاز نہ ہو سکتے تھے۔ اسلئے میں نے اعلان کیا کہ میں کراچی سے سوار ہونگا۔ اور جو لوگ بمبئی سے سوار ہوں اُن کا انتظام مولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہ کرینگے۔ مگر حالات ایسے پیش آئے جن کے ماتحت مجھے اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ پنجابی احباب کا انتظام بھی نہ ہو سکا۔ خطوط اور تاروں سے کام نہ نکلا تو دو کس نمائندے بنا کر بمبئی بھیجے اُنہوں نے وہاں جا کر مولانا ابوالقاسم بنارسی سے ملکر ٹکٹوں کا انتظام کرنا چاہا مگر بد قسمتی سے اُن کے اور مولانا موصوف کے درمیان اختلاف رائے ہوگیا ایسا کہ اُنہوں نے "سلطانیہ" جہاز سے سودا کیا تو مولانا ابوالقاسم اور اُن کے ہمراہیوں نے "ارمنستان" کا انتظام کر کے ہم کو سلطانیہ کے ٹکٹ خرید نے سے منع کا تار دیدیا۔ چنانچہ ہم نے سلطانیہ سے اعراض کر کے اُن کو تار دیا کہ آپ نے کیا انتظام کیا تو جواب آیا کہ ارمنستان جہاز پر چلنے کا انتظام ہوگیا آپ کے ساتھیوں کے ٹکٹ لئے گئے روپیہ کل طلب کرینگے۔ آخر کل بھی گذرا لیکن روپیہ طلب نہ ہوا۔ خدا جانے کیا مانع پیش آیا۔

اتنے میں میرے دو آدمیوں میں سے ایک واپس آیا اور اُس وقت آیا جب ہم سارے کراچی چلنے کو تیار بیٹھے تھے۔ اُس نے آکر سارا حال بتایا جس کے سننے سے ہم یہی فیصلہ کر سکے کہ کچھ بھی ہو کراچی چلنا چاہئے۔ مزید وجہ یہ ہوئی کہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی آئے ہوئے تھے اُنہوں نے بھی مزید تاکید فرمائی۔ بلکہ جوش میں یہانتک کہہ دیا کہ "میں تم سب کو نکالنے آیا ہوں"۔ میرے خیال میں مولانا موصوف کو کعب بن مالک رضی اللہ عنہم کے قصہ سے خطرہ ہوا ہوگا کہ امروز فردا کہتے ہوئے رہ نہ جائیں۔

خیر خدا خدا کر کے ہم سب لوگ امرتسری قرب وجوار کے مسافران حجاز ۲۶۔ اپریل کو صبح سویرے لاہور کو چل پڑے۔ لاہور اسٹیشن پر امرتسری لاہوری مسافرین حجاز اور ملاقاتیوں کا خوب ہجوم تھا ایک دوسرے سے بلا تفریق اور بلا تمیز ملتے تھے۔ اور دعائیں کراتے اور خدا حافظ کہتے۔ یہ نظارہ دیکھکر مجھ سے رہا نہ گیا۔ میں نے گاڑی کے دروازہ پر کھڑے ہو کر حاضرین کو مخاطب کر کے تقریر شروع کی۔ اس نظارہ کو سامنے رکھکر بتایا کہ یہ ہے اصل روح اسلامی اسلام چاہتا ہے کہ مسلمان بلا تفریق ایک دل ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ اسوقت مختلف خیال کے مسلمان یہاں موجود ہیں جو آپس میں بھائی بندوں کی طرح ملتے اور ایک دوسرے کو دعائیں دے رہے ہیں۔ یہ ہے وہ نمونہ جو حرم کعبہ میں ہونا چاہئے۔ اسی لئے قرآن مجید میں ارشاد ہے لاجدال فی الحج (یعنی ایام حج میں باہمی جھگڑا جدال ہرگز جائز نہیں) کیسے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو ایام حج میں جدال کریں۔"

اس مختصر تقریر پر سب نے نعرۂ تکبیر لگایا۔ اور ریل گاڑی نے بذریعہ سیٹی "خدا حافظ" کہکر سب کو رخصت کیا اور ہمیں اپنے ساتھ لیکر بیت الحرام کی طرف روانہ ہوئی۔ راستہ میں مختلف مقامات پر احباب ملتے رہے ملتانی دوست خانیوال پر ملے جن میں سے مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب امام جماعت اہلحدیث بہت دور لودھران تک ساتھ گئے۔ آخر اسٹیشن لودھران سے خدا حافظ کہکر واپس رخصت ہوئے۔

عجیب مشابہت ہم چونکہ سفر عرب کو جا رہے ہیں اس لئے پنجاب ہی میں خدا نے ہم کو عرب کی زمین کا نمونہ دکھایا۔ جن لوگوں نے کراچی کی لائن پر سفر کیا ہوگا وہ تو جانتے ہونگے۔ جو نہیں جانتے وہ سُنیں کہ ضلع لاہور سے آگے کراچی تک ریل کے اردگرد سارا علاقہ بے آب وگیاہ ہے۔ اس علاقہ پنجاب اور سندھ کی ساری زمین میں سے ایک چوتھائی قریباً ریگستانی جنگل ہے۔ اور اتفاق ایسا ہوا ہے کہ ریلوے لائن ایسے غیر آباد علاقہ سے گذری ہے۔ قرآن مجید میں اراضی مکہ کے حق میں وَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ جو فرمایا ہے وہ اس زمین پر بھی صادق آتا ہے۔ ریل کی دونوں طرف ہُو کا میدان ہے ریت اُڑ کر گاڑی کو مزین کرتی ہے۔

بہرحال آٹھ پہر کے سفر کے بعد ہم کراچی پہنچے اسٹیشن پر جناب حاجی عبدالغنی صاحب اور میاں محمد شفیع صاحب سوداگران مولوی محمد صدیق صاحب محمد شریف صاحب اور دیگر خدام حجاج موجود تھے۔ جزاہم اللہ۔ حاجی صاحب ممدوح تو اس خدمت کیلئے گویا وقف ہیں۔ بذاتہ بہت بڑے سوداگر ہیں مگر حاجیوں اور مہمانوں کے خادم۔ مجھے تو اپنے خاص مکان میں مہمان کیا اور میرے ساتھ

---

[1] نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۲۹۲ ۱۲ منہ

[2] احتباء۔ اسطرح بیٹھنا کہ دونوں رانیں پیٹ کے ساتھ لگائی ہوں اور دونوں ہاتھ اُنکے گرد لپیٹے ہوں (عون المعبود جلد ۱ صفحہ ۴۳۳)

[3] زاد المعاد ابن القیم جلد اول صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ کانپور ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

کے لوگوں کو میمنوں کے قومی مکان "جماعت خانہ" میں ٹھیرایا جہاں ان لوگوں کو بہت آرام ملا۔ باقی عام حاجی۔ حاجی کیمپ میں سیکڑوں کی تعداد میں پڑے ہوئے ہیں جہاں آٹھ بارکیں بنی ہوئی ہیں مگر وہ کافی نہیں۔

حاجیوں کو تکلیف اور گورنمنٹ کے حکام کی بے پروائی۔

ایک تکلیف تو بس یہی دیکھی کہ بارکوں میں جگہ نہ ملنے سے بہت سے لوگ چٹیل میدان کی دھوپ میں پڑے تھے جن کے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ تمام دن کی سخت دھوپ میں اُن کی تکلیف اور جسمانی صحت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ کیا یہ کام کچھ بہت مشکل ہے کہ بارکوں میں جگہ نہیں تو باہر میدان میں سائبان لگائیں جو بہت کم محنت سے ہوسکتا ہے۔

دوسری تکلیف بلکہ سخت تکلیف

یہ ہے جسمیں گورنمنٹ کی توجہ خاص کی ضرورت ہے۔ کیونکہ تکلیف یقیناً گورنمنٹ کی بے خبری یا عدم توجہ سے ہے۔ اور حقیقت میں سخت تکلیف ہے۔

گورنمنٹ کی طرف سے ہر ضلع کا اعلےٰ افسر حاجیوں کو پاسپورٹ (پروانہ راہداری) دیتا ہے۔ جس کے حاصل کرنے میں پانچ دس روپئے بھی خرچ ہوتے ہیں اور وقت بھی لگتا ہے۔ مثلاً ایک دیہاتی اپنے گاؤں سے دس بیس میل کے فاصلہ پر ضلع میں پہنچے۔ جہاں دو تین تاریخیں پڑتی ہیں۔ کہیں اہل کاروں کی منت سے کہیں کسی کی خاطر خوشامد سے جیب جا کر کہیں پاسپورٹ ملتا ہے۔ یہاں (بندر) پر پہنچکر اس محنت شاقہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے پاسپورٹوں کو کوئی پوچھتا نہیں بلکہ دیکھتا بھی نہیں۔ اور نئے پاسپورٹ بنائے جاتے ہیں جن کے بنانے اور بنوانے میں بے چارے حاجیوں کو اپنے وطن کی تکلیف سے کم تکلیف نہیں پہنچتی۔ ہم حیران ہیں کہ حکومت ایک۔ گورنمنٹ ایک۔ مگر دو عملی کا یہ حال۔ جلسہ وعظ میں نے اور حکیم نور الدین صاحب لائلپوری نے ایسی تکالیف کی شکایت کی تو اہل شہر نے جواب دیا کہ یہ سب کام گورنمنٹ کے کرنے کے ہیں ہمارا اس میں بس نہیں۔ اس لئے ہم گورنمنٹ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ان بے جا تکالیف پر مطلع ہوگی تو ضرور دفع کریگی۔

جلسہ وعظ

میرے کراچی پہنچنے پر احباب کرام نے چاہا کہ جلسہ وعظ کیا جائے۔ چنانچہ مشورہ سے مندرجہ ذیل اشتہار شائع کیا۔

"عظیم الشان اسلامی جلسہ"

باشندگان کراچی کی خوش قسمتی سے شیر پنجاب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری سفر حج کے ارادے سے کراچی میں تشریف فرما ہوئے ہیں اور یہ مسلم بات ہے کہ مولانا صاحب ہندوستان بھر میں ان افراد میں سے ہیں جن کو غیر مذاہب کی مناظرہ میں کافی دسترس اور ید طولےٰ حاصل ہے۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے آج ۲۹ء اپریل شام کو ساڑے سات بجے مولانا کی وعظ کیلئے خالقدنہ ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جائیگا۔ جس میں مولانا موصوف صداقت اسلام پر تقریر فرمائینگے۔ ہمیں امید ہے کہ اہل کراچی بکثرت اس جلسہ میں شریک ہوکر مولانا ممدوح کی وعظ سے بہرہ اندوز ہونگے۔

المشتہر (منشی نصیر الدین کنٹر اکٹر بندر روڈ کراچی)

جلسہ ہوا جسمیں اسلام اور دیگر مذاہب کی تعلیم کا مقابلہ دکھایا۔ وعظ میں جو کچھ بیان ہوا اُسکا خلاصہ یہ ہے۔

"اسلام دنیا میں اسلئے آیا ہے کہ اپنے اتباع کو ذلت کے گڑھے سے نکالکر اعلےٰ معراج پر پہنچائے۔"

اس دعوے کا ثبوت دیا اور دیگر مذاہب پر روشنی ڈالی گئی۔ جس وقت تقریر ہو رہی تھی غالباً اسی وقت ہمارا جہاز (ارمنستان) بمبئی سے بہت بڑی تعداد بناری دہلوی جبلپوری وغیرہ اہل حدیث حاجیوں کی لاکر کراچی بندر پر لنگر انداز ہوا۔ ہم نے ہرچند چاہا کہ قبل از وقت احباب سے ملیں مگر قانون جہاز مانع رہا۔ آخر وقت پر پہنچے اور ملاقات اور معانقے ہوئے۔ جس پر بیساختہ منہہ سے نکلا ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری۔

نوٹ

یہاں کراچی ہی میں مجھے دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی سے اطلاع ملی کہ خلافت اور جمعیۃ العلماء کی طرح کانفرنس اہلحدیث نے بھی اپنے نمائندے مؤتمر مکہ کیلئے چار کردئے ہیں جنمیں سے تین آپ کو وہاں ملجائینگے۔ (خدا راست لائے) ناظرین سے دعائے خیر کی درخواست ہے۔

جماعت اہلحدیث کراچی

یہاں اہلحدیث جماعت کے لوگ بہت کم ہیں۔ جو ہیں وہ عموماً باہر کے ہیں۔ میں نے ان کو بلا کر توحید وسنت کی اشاعت اور مسجد بنوانے پر توجہ دلائی۔ چنانچہ سرکردہ اصحاب نے وعدہ فرمایا کہ ہم اس کام میں کوشش کرینگے۔ خدا توفیق بخشے۔

(ابو الوفاء)

(قادیانی مشن)

میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح ابن مریم ماننے کیلئے تیار ہوں

خلیفہ قادیان جلد توجہ کریں

مرزا صاحب قادیانی میں جہاں اور بہت سے کمالات تھے وہاں یہ بھی تھا کہ آپ مسیح ابن مریم بننے کیلئے ہر جائز وناجائز دلائل سے کام لیتے تھے۔ آپ کا یہ بھی دعوے تھا کہ احادیث میں جس مسیح ابن مریم کی آمد کی خبر ہے وہ میں ہی ہوں۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے ؎

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا
منم محمد واحمد کہ مجتبےٰ باشم

آپ مثیل مسیح بنتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"اسی فطری مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تاکہ صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کردیا جائے۔" (فتح الاسلام ص۱)

چونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بے باپ تھے اور مرزا صاحب کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔ اسلئے مرزا صاحب کے دل میں از خود یہ خطرہ گذرا کہ کوئی یہ اعتراض نہ جمائے کہ مسیح علیہ السلام سے مشابہت کیسی جبکہ تمہارے

خلافت شیعہ - شیعوں کی تردید میں لاجواب رسالہ - قیمت ۸/ (منیجر)

ahmadimuslim.de

باپ ہیں اور مسیح علیہ السلام بلا پدر تھے۔ اس کے متعلق مرزا صاحب یوں فرماتے ہیں

"پس مثالی صورت کے طور پر یہی (مرزا) ابن مریم ہے جو بغیر باپ پیدا ہوا ہے۔ کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی والد روحانی ہے۔"

(ازالہ حصہ دوم ص۲۹۶)

مرزا صاحب "کشتی نوح" میں اپنے کو مسیح علیہ السلام سے اسقدر مطابق کرتے ہیں کہ جسطرح مسیح علیہ السلام کا مقدمہ یہودیوں نے پیلاطوس کی کچہری میں دائر کیا تھا۔ اُسی طرح مرزا صاحب بھی علماء اسلام کو یہودی کا خطاب دیتے ہوئے پیلاطوس کی کچہری میں حاضر ہوتے ہیں۔

اب یہ بات معلوم کرنی ہے کہ مرزا صاحب اُنہی کو مسیح کہتے ہیں جسکے دوبارہ آسمان سے اُترنے کیلئے عیسائی اور مسلمان دونوں منتظر ہیں۔ یا اور کسی کو۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں

"بائیبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا۔ وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرا مسیح ابن مریم جن کو عیسٰی اور یسوع بھی کہتے ہیں۔" (توضیح المرام ص۳)

نوٹ:۔ بعض مرزائی لاجواب ہو کر یہ کہدیا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے مسیح علیہ السلام کو بُرے الفاظ سے نہیں یاد کیا بلکہ یسوع کو برا کہا ہے۔ اُن کا عذر مرزا صاحب کی اس تحریر سے باطل ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ مرزا صاحب جو کہ مثیل مسیح بنتے ہیں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی کن لفظوں میں تعریف کرتے ہیں (نقلِ کفر کفر نباشد) مرزا صاحب رقمطراز ہیں۔

"افغانوں سے یہودیوں کی اس بات میں مشابہت ہے کہ یہودیوں کی طرح افغانوں میں معیوب نہیں سمجھا جاتا کہ جس لڑکے اور لڑکی کی نسبت ہو جائے وہ قبل از نکاح آپس میں خلط ملط ہو جائیں یہانتک کہ بعض قبائل میں اکثر نکاح سے پہلے لڑکیاں حاملہ ہو جاتی ہیں۔ جیسے مریم اپنے منسوب یوسف کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگایا کرتی تھی۔"[۱] (ایام الصلح ص۶۵)

(۲) "مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا گو کہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کر لیا۔[۲] اور بتول ہونے کے عہد کو ناحق توڑا گیا۔[۳] اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ وہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔"

(کشتی نوح ص۱۶)

(۳) "آپ کے (مسیح کے) ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے کچھ نہ تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود پذیر ہوا تھا۔"[۴] (ضمیمہ انجام آتھم ص۷)

(۴) "مگر تعجب ہے کہ عیسائی لوگ متعہ کا ذکر کیوں کرتے ہیں جو صرف ایک نکاح موقت ہے اور اپنے یسوع مسیح کے چال چلن کیوں نہیں دیکھتے۔ وہ ایسی جوان عورتوں پر نظر ڈالنا جبر نظر ڈالنا درست نہ تھا۔ کیا جائز تھا کہ ایک کسبی کے ساتھ ہمنشیں ہوتا۔ کاش اگر وہ متعہ[۵] کا بھی پابند ہوتا تو ان حرکات سے بچ جاتا۔ یسوع کی بزرگ دادیوں نے متعہ کیا یا صریح زناکاری تھی۔" (فتح المسیح ص۴۸)

مرزا صاحب کی یہ تحریر سلیس اور عام فہم اردو میں ہے۔ ہم کو اس سے بحث نہیں ہے کہ مرزا صاحب نے مسیح علیہ السلام کی شان میں کسقدر گستاخی کی ہے۔ جس کو اللہ پاک نے وجیھا فی الدنیا والاخرۃ کا خطاب دیا ہے۔ اور آپ کی والدہ کی کسقدر تحقیر کی ہے جن کو خدائے تعالےٰ نے صدیقہ کے لقب سے یاد کرتا ہے ہمارا سوال تو صرف یہ ہے کہ جب بقول مرزا صاحب "مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ ضروری ہے" (ست بچن ص۱۶۴) تو پھر یہ ناممکن ہے کہ مرزا صاحب مثیل مسیح بنیں۔ ابن مریم کہلائیں۔ مگر اُن میں اور مسیح میں مشابہت تامہ نہ ہو۔ پس ہم مرزائیوں سے عموماً اور مرزا بشیر الدین محمود صاحب خلیفہ قادیان سے خصوصاً ایمان کا واسطہ دیکر پوچھتے ہیں۔ اور وہ مرزا صاحب کی مرقومہ بالا تحریر میں سے زیر خط عبارت پڑھکر بتلائیں۔

(۱) کیا مرزا صاحب کی والدہ ماجدہ بھی نکاح سے پہلے اپنے منسوب کے گھر کا چکر لگایا کرتی تھیں؟

(۲) کیا مرزا صاحب کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے کچھ نہ تھا؟

(۳) کیا مرزا صاحب کی نانیاں دادیاں زانیہ اور کسبی تھیں؟

(۴) کیا مرزا صاحب بھی طوائفوں کے ساتھ ہمنشیں ہوتے تھے؟

(۵) کیا مرزا صاحب کی والدہ قبل از نکاح حاملہ ہوئیں اور ان کا حمل کی حالت میں نکاح ہوا؟

مرزائیو! اگر مرزا صاحب کا یہ کلام صحیح ہے اور مسیح میں یہ سب صفات و عادات ضرور تھیں تو بلا شک و شبہہ مرزا صاحب انہی اوصاف کے بزرگ تھے تو پھر اور کوئی خواہ مرزا صاحب کو مثیل مسیح مانے یا نہ مانے ہم تو مرزا صاحب پر ایمان لانے کیلئے تیار ہیں۔ اگر مسیح علیہ السلام میں یہ باتیں نہ تھیں اور اُن کی والدہ صدیقہ اس تہمت سے بَری تھیں بلکہ مرزا صاحب نے یہودیوں کیطرح جھوٹ بکا ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھکر بقول مرزا صاحب ہم کہیں گے کہ جھوٹا آدمی مشرک ہے اور مشرک جہنمی:۔

(حکیم مولوی ابراہیم سکرٹری جماعت دین خدا اللہ آباد)

---

[۱] لاحول ولا قوۃ الا باللہ [۲] معاذ اللہ۔ میر سیالکوٹی۔ [۳] [illegible] [۴] [illegible]

[۵] متعہ کا ایسا ذکر قادیان میں رواج متعہ کا پتہ تو نہیں دیتا؟ (میر سیالکوٹی)

نکاتِ مرزا - مصنف مرزا [illegible] قیمت ۵ر (مینیجر)

ahmadimuslim.de

مقدمہ نبوّت مرزا

باپ مدعی۔ بیٹا گواہ

بیانات

نمبر ۲

ناظرین اہلحدیث تک مقدمہ نبوت مرزا کی پہلی قسط "اہلحدیث" مجریہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۶ء کے ذریعہ پہنچ چکی ہے آج دوسری قسط درج ہے۔ بوجہ اشغال کثیرہ یہ مقدمہ معرض التوا میں پڑ گیا تھا امید کہ قارئین کرام معاف فرمائینگے۔

دعوٰے (۵) "لیکن خدائے تعالےٰ ایسی ذلت اور رسوائی اس امت کیلئے اور ایسی ہتک اور کسر شان اپنے نبی مقبول خاتم الانبیاء کیلئے ہرگز روا نہیں رکھیگا کہ ایک رسول کو بھیجکر جس کے آنے سے جبریل کا آنا ضروری امر ہے۔ اسلام کا تختہ ہی اُلٹ دے۔ حالانکہ وہ وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول نہیں بھیجیگا" (ازالہ اوہام صفحہ ۶۱۴)

(۶) "ایسا ہی آپ نے لا نبی بعدی کہکر کسی نئے نبی یا دوبارہ آنے والے نبی کا قطعًا دروازہ بند کر دیا۔" (ایام الصلح صفحہ ۱۵۲)

(۷) "آنحضرت صلعم نے بار بار فرمایا تھا کہ میرے بعد نبی نہیں آئیگا اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اسکی صحت میں کلام نہ تھا۔ اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے۔ آیت کریمہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی کریم صلعم پر نبوت ختم ہو چکی" (حاشیہ کتاب البریہ صفحہ ۱۸۴)

شہادت (۵) "ایک نبی تو کیا میں تو کہتا ہوں ہزاروں نبی اور ہونگے" (انوار خلافت صفحہ ۶۲)

(۶) "اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھدیجائے اور مجھ سے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا تو میں اُسے کہونگا کہ **تو جھوٹا ہے کذاب ہے**" (حوالہ مذکور)

(۷) "آنحضرت صلعم کے بعد بعثت انبیا کو بالکل مسدود قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے دنیا کو فیض نبوت سے روک دیا۔ اور آپ کی بعثت کے بعد اللہ تعالےٰ نے اس انعام کو بند کر دیا۔ اب بتاؤ کہ اس عقیدہ سے آنحضرت صلعم رحمۃ للعالمین ثابت ہوتے ہیں یا اس کے خلاف۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اگر اس عقیدے کو تسلیم کیا جاوے تو اس کے معنے یہ ہونگے کہ نعوذ باللہ ایک عذاب کے طور پر آئے تھے۔ اور جو شخص ایسا خیال کرتا ہے وہ **لعنتی اور مردود ہے**" (حقیقۃ النبوت صفحہ ۱۸۶/۱۸۷)

گواہ سے خطاب جناب خلیفہ صاحب! آپ شاہد ہیں یا مدعی؟ آپ کو یہ حق ہرگز حاصل نہیں کہ مدعی کے خلاف دعوٰے فرمائیں۔ لہذا آپ پر جھوٹی گواہی کا الزام عائد ہے۔ اناجیل سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کو سولی دینے سے پہلے پطرس نے تین مرتبہ پہچاننے سے انکار کیا تھا۔ آپ حضرت مثیل مسیح کو جھوٹا کذاب لعنتی مردود وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ لہذا اس پیرایہ میں واقعی مماثلت قائم ہو گئی۔

فیصلہ جناب مرزا صاحب! افسوس کہ آپ کے شاہدین آپ کے خلاف شہادت پیش کرکے آپ کی عصمت کو ٹھیس لگاتے ہیں۔ پس آپ پر لازم ہے کہ یا تو دوسرے صفائی کے گواہ پیش فرمائیں۔ یا مجبوری ظاہر فرمائیں کہ مقدمہ آپ کا خارج کر دیا جائے آئندہ پیشی پر مزید غور کرنے کے بعد فیصلہ سنایا جائیگا

ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی جب ہم باپ مدعی اور بیٹے گواہ کے متضاد بیانات سنتے ہیں جبکہ ان حضرات کا گھر خود دعوے سے خالی ہے پھر یہ کس منہ سے بہائیوں سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ بہاء اللہ کا دعوے مسیحیت دکھلاؤ۔ انہوں نے دعوے الوہیت کیا ہے نہ کہ دعوے مسیحیت۔ اگر دعوے ہی سے انسان کچھ ثابت ہو سکتا ہے تو ہر شخص مسیح بن سکتا ہے۔ مگر حیف مرزائیوں کا گھر تو اس سے بھی خالی ہے۔ "مدعی سست گواہ چست" کے مصداق ہیں۔ اس صورت میں بہائی اور مرزائی حقیقی بھائی ہیں۔ (ظہیر احمد عفی عنہ جہلانگ اپر برہما)

میرا سنہری اعلان

جگر کس کس کو دوں دلمیں ترے ہاتھوں سے ای ظالم
چھری کو بانک کو تلوار کو خنجر کو پیکاں کو ابنا

ناظرین کرام! شہر میرٹھ کے ایک مولوی عالم صاحب نے حال میں ایک رسالہ شائع کیا ہے جسمیں شاطر مصنف نے پہلو بدل بدلکر جان توڑ کوشش صرف اس بات پر خرچ کردی ہے کہ کسی طرح میں عوام الناس کو دام فریب میں لانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ اور بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکا بہکا کر اہل حدیث کے خلاف بھڑکاؤں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے اس رسالہ میں جھوٹ اور افترا کے پُل باندھے ہیں۔ لیکن جناب کو اس امر کا خیال بالکل نہیں رہا کہ اس رسالہ کو کوئی حقیقت شناس دودھ کو دودھ اور پانی کو پانی کرکے دیکھنے والا بھی ملاحظہ کریگا۔

گو اس رسالہ میں بڑی بڑی ڈینگیں ماریں اور منہ پھاڑ پھاڑ کر اعتراض کئے ہیں۔ مگر میں مختصرًا مولوی صاحب کی ایک گپ جو کہ میرے نزدیک چنڈو خانہ کی گپ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ان حنفیوں کی صداقت پرکھنے کیلئے اپنا اعلان شائع کرتا ہوں۔ گو اس گپ کی صداقت کے ابطال پر مجھے چند وجوہ سے اعتراض ہے حضرات! وہ عظیم الشان گپ یہ ہے

"جناب مولانا نذیر حسین صاحب (محدث دہلوی) جب حج کو گئے اور وہاں اُن کے عقائد کا پتہ چلا تو انہوں نے اور اُن کے ساتھ مولوی حاجی محمد سلیمان (صاحب) جونا گڑھی نے بھی عدم تقلید سے رجوع کیا بلکہ اس عقیدہ پر ہزار دفعہ لعنت بھیجی" (صاعقہ صفحہ ۲۴)

لازم ہے کہ ہر مدعی اپنے دعوے کو دلائل سے ثابت کرے پس صاحب صاعقہ پر واجب ہے کہ وہ اپنے اس بیان کو ثابت کریں ورنہ اس افترا و دروغ سے اپنی توبہ شائع کریں۔ اور ثبوت دعوے پیش کرنے سے پیشتر رسالہ "اشاعۃ السنہ" مصنفہ مولانا مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی جس میں اسکا ابطال و تردید پوری طرح درج ہے مطالعہ کرلیں۔

(محمد بن ابراہیم گورا مدرسہ میاں صاحب مرحوم پھاٹک حبش خان دہلی)

تہادات مرزا ـ احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزا سے مرزا قادیانی کی تردید قیمت ۸ (منیجر)

ahmadimuslim.de

"رواداری"

جب سے کانگریس اور خلافت ایجیٹیشن ہوئی "رواداری" کا لفظ اکثر سننے میں آیا۔ اور آجکل عاکر بجدیہ کے معاملات میں اس کا استعمال بہت ہی کثرت سے ہو رہا ہے۔ مگر ہم آجتک اس لفظ کا مفہوم سمجھنے سے عاری ہیں۔

اسلام نے دنیا کے سامنے ایک قانون سوسائٹی پیش کیا۔ جن لوگوں نے اسکو اپنا دستور العمل بنایا مسلمان کہلائے یعنی فرمانبردار۔ جنہوں نے نہ مانا وہ کافر یعنی نافرمان کہلائے۔ ایسے لوگوں کیلئے اسلام نے ہم کو حکم دیا کہ ان کو اپنی سوسائٹی میں شامل کرنے کی بالتی ھی احسن کوشش کرو۔ اگر وہ نہ مانیں تو جبر و اکراہ سے کام نہ لو۔ اور لکم دینکم ولی دین پر عمل کرو۔ ان کے معاملات میں کسی قسم کا دخل یا تعارض نہ کرو بجز اسکے کہ ان کو نرمی اور ملائمت کے ساتھ سمجھاتے رہو۔ اسلام میں اسی کو رواداری کہتے اور کہہ سکتے ہیں۔

آجکل رواداری کا مفہوم کچھ یہ سمجھ میں آرہا ہے کہ کسی کی خاطر یا اسکی دل شکنی کے خیال سے اپنے اعتقاد یا اعمال کو چھوڑ دیا جائے اور جس چیز کو خود نیک نیتی سے حق اور صحیح سمجھیں اسکو دوسرے کے خیال سے ترک کر دیں۔

ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد اور مشکوٰۃ میں عمرو بن عوف مزنی رضؓ کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت درج ہے کہ آپ صلعم نے فرمایا کہ

الصلح جائز بین المسلمین الا صلحا حرم حلالا او احل حراما۔ والمسلمون علی شروطھم الا شرطا حرم حلالا او احل حراما۔

مطلب صاف ہے کہ مسلمان صرف ایسی صلح کر سکتے ہیں اور ایسی شرط پر قائم رہ سکتے ہیں جس میں آجکل کی سی رواداری نہ ہو۔ یعنی کوئی صلح یا شرط جسکے ذریعہ سے حلال حرام یا حرام حلال ہو سکے مسلمانوں کیلئے جائز نہیں۔ معلوم ہوا کہ کوئی صلح یا کوئی شرط جس سے کوئی عقیدہ تلقین کردہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کوئی حکم خدا و رسول اللہ صلعم دبتا یا نظر انداز یا پس پشت پڑتا ہو جائز نہیں ہے۔ ورنہ "من خرج من الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام عن عنقہ" کی وعید کا خوف ہے۔ جماعت کیا ہے؟ لوگوں کا قوانین و قواعد اسلام کے آگے سر تسلیم خم کر کے بصورت نظام کام کرنا۔ خروج قید شبر سے مراد ہے کسی قانون یا قواعد کی خلاف ورزی کر کے اپنے لئے اسکی جگہ کوئی نیا ڈھال لینا۔ جس طرح کانگریس میں عدم تعاون کی دفعہ میں اختلاف ہو کر سوراج پارٹی قائم ہو گئی۔ لہذا کانگریس اور سوراج پارٹی جداگانہ دو تشکیلیں ہیں اگرچہ ظاہرا ایک ہی معلوم ہوتی ہیں اور سوراج پارٹی کانگریس کا ایک فرقہ سمجھا جا رہا ہے۔ لیکن اگر کانگریس بھی اپنے نظام اور قواعد پر پوری کوشش سے کام کرتی تو دونوں میں تصادم ہونا ناگزیر تھا۔ وہ مکمل عدم تعاون پر زور دیتی اور اسکا پروپیگنڈا کرتی۔ اور سوراج پارٹی کونسل وغیرہ میں نشست کیلئے کوشش کرتی۔ نتیجہ باہمی تصادم تھا۔ لہذا کانگریس نے (بمفہوم حال) رواداری برتی تو اسکو خاموش ہونا پڑا۔ اگر واقعی یہ صحیح ہے کہ کسی کی غلطی پر اسکو متنبہ نہ کیا جائے اور اسکو صحیح مان لیا جائے یا اسکی غلطی کے آگے اپنے صحیح طریق اور حق کو چھوڑ دیا جائے تو رواداری کا مفہوم حال بھی صحیح ہو سکتا ہے۔ اور اگر حق یہ ہے کہ انسان کو وہی کام کرنا چاہئے جسکو وہ نیک نیتی اور خلوص سے صحیح سمجھتا ہے تو کیا شک ہے کہ رواداری اسی کا نام ہے جسکو اسلام نے قائم کیا۔

اب یہاں ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ اسلام نے بین المسلمین مذہب میں رواداری رکھی ہے یا نہیں۔ ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ اسلام نے ہر مسلمان کو قوانین و ضوابط اسلامی میں مسئول عنہ اور ذمہ دار قرار دیا ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ ان حدود پر عملدرآمد ہوگا جو اسلام نے قائم کئے۔ جیسا کہ یہودیوں کے معاملہ میں زمانہ رسالت میں زنا کے قصہ میں توریت سے فیصلہ دیا گیا۔ اگر توریت میں رجم نہ ہوتا تو رجم نہ کیا جاتا۔ حالانکہ اسلام میں رجم کا حکم ہے جسکے محکوم وہی ہیں جو اسلام کو قبول کریں۔ جیسا کہ انصار میں ایک مالدار اور عزت دار عورت کی چوری پر سفارش کرنے پر ارشاد ہوا کہ

"اگلی قومیں اسی وجہ سے برباد ہوئیں ......
اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) چوری کرے تو قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا۔" (اوکما قال)

اس سے ثابت ہوا کہ دین کے معاملہ میں مسلمان سے رواداری نہیں ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ فارق جماعت کو قتل کر دیا جائے۔ قوانین و ضوابط اسلامی میں مدعی اسلام کے ساتھ رواداری برتنا فرقہ بندی کی حوصلہ افزائی اور جڑ مضبوط اور قائم کرنا ہے۔

اسی رواداری کا نتیجہ ہے کہ ایک خدا کے ماننے والے' ایک رسول کے امتی' ایک کعبہ کی طرف منہہ کرنے والے' ایک قرآن کو دستور العمل بنانے والے' خانہ کعبہ زاد اللہ شرفا و تعظیما میں بھی فارق جماعت ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔ جن کا مظاہرہ خصوصا نماز مغرب کے وقت نظر آتا ہے۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مصلے ابراہیمی جہاں مسلمانوں کو نماز ادا کرنے کا حکم تھا بند فرما دیا ہے۔ فتدبروا و اعتبروا یا اولی الابصار۔

قبول کا معاملہ ہی لو اور دیکھو کہ ائمہ اربعہ میں سے کون ہے جو ان کے جواز کا قائل ہو۔ حدیث میں ممانعت فقہ ائمہ میں ممانعت اور اس کو سب ہی تو مانتے ہیں اور پھر زور یہ ہے کہ رواداری برتو۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ "تخشون الناس کخشیۃ اللہ او اشد خشیۃ" یعنی لوگوں کے غلط خیال و اعتقاد کا تو خیال اور لحاظ کرو مگر احکام خدا و رسول اللہ صلعم کو پس پشت ڈالدو۔ کیا یہ مسلمانوں کا کام ہے۔ اللہ تعالےٰ عز وجل نے ہم کو یہ واقعہ بیان کر کے متنبہ کر دیا کہ "حضرت داؤد اور حضرت عیسےٰ علیہما السلام کی زبان سے جو یہود پر لعنت کا طوق ڈالا گیا ہے اسکی وجہ یہ بھی ہے

(باقی آئندہ)　　(میر سیالکوٹی)

ahmadimuslim.de

کہ جب کسی منکر خلاف شرع کام کو ہوتا ہوا دیکھتے تھے تو منع نہ کرتے تھے "

آجکل کے معنے میں یوں کہئے کہ رواداری برتتے تھے۔ ادھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "کہ تم میں جو کوئی منکر خلاف شرع امر کو دیکھے تو اسکو لازم ہے کہ ہاتھ سے روکدے۔ اگر اتنی ایمانی قوت نہیں ہے تو زبان سے سمجھادے۔ اگر اتنی بھی نہیں ہو تو دل میں بُرا سمجھے اور یہ کیفیت ایمان کی حد درجہ کی کمزوری کی ہے۔ اگر اتنا بھی نہ کرے تو ایمان ہی ختم ہے"

معلوم ہوا کہ جو قوی الایمان ہیں وہ ہاتھ سے روک دیتے ہیں۔ جو اوسط درجہ کا ایمان رکھتے ہیں وہ زبان سے عین موقعہ پر سمجھاتے ہیں۔ جو اقل درجہ کے ایمان دار ہیں وہ ایسے مقام و مجالس وغیرہ سے فوراً اُٹھ کر چلے جاتے ہیں۔ جہاں خلاف شرع امور کا ارتکاب ہورہا ہو اور جو ان ہر سہ کیفیات سے خالی ہیں وہ ایمان سے بھی خالی ہیں

حقیقت یہ ہے کہ جنہوں نے دنیا کی زندگی دولت وجاہت اور ممبری کونسل وغیرہ کو نصب العین قرار دے لیا ہو وہ اپنے مطلب برآری کیلئے ہر قسم کی رواداری برتنے کیلئے تیار ہو سکتے ہیں۔ انکی نظر تعداد جماعت پر ہوتی ہے صفات و اخلاق جماعت کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ ہاں اگر آج مسلمانوں کے کام کی محرک اور سایق اللہ تعالےٰ کی محبت ہوتی تو یہ کیفیت نہ ہوتی۔ کسطرح ممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ سے محبت ہو اور اس کے بندوں سے محبت نہ ہو۔ بندے غلط راست پر جارہے ہوں مصائب میں پڑنے والے ہوں اور ان کو اس خیال سے نہ روکا جائے نہ متنبہ کیا جائے کہ وہ بُرا مانینگے اور اُن کے ساتھ رواداری برتی جائے۔

جس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں مع دس ہزار قدوسیوں کے داخل ہوئے تو آپ نے خانہ خدا کو بتوں کی آلائش سے فوراً پاک فرمادیا اور رواداری بمفہوم مول نہ برتی۔ طائف کے وفد کے ساتھ بھی رواداری نہ برتی گئی۔ عجیب تماشہ ہے کہ شرع کے مقابلہ میں رواداری کی تلقین کیجاتی ہے اور ایسے لوگ بیدار مغز اور رہنمایان قوم میں شمار ہوتے ہیں۔

بات اصل یہ ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ قوی عزیز حکیم کے جنود کا پتہ نہیں۔ جن کو اس بے ہمتا کی قوتوں میں شبہہ ہے اور جو توپ 'بندوق' جہازات ہوائی و بحری مشین گن وغیرہ وغیرہ سے مرعوب ہیں اور لرزتے ہیں وہی اس قسم کی رواداری کے متلاشی ہیں کیونکہ وہ خود کمزور ہیں لہذا قوم کو قوی اور باہمت نہیں بنا سکتے ان کی جتنی تبلیغیں ہیں سب قوم کو دن بدن کمزور کرتی چلی جاتی ہیں۔ ہمارا یقین اور اعتقاد ہے کہ اگر امیر نجد والحجاز ایمان میں کامل ہے تو وہ اعلےٰ ہوکر رہیگا۔ ولو کرہ الکارھون والکافرون والمشرکون۔ خواہ تمام دنیا اس کے مقابلہ پر کھڑی ہوجائے اور اگر اس نے شرع اسلام کے مقابلہ میں اور خصوصاً ایسے مقدس مقامات میں رواداری برتی تو کیا شک ہے کہ اس کا ایمان بھی ہماری طرح کمزور اور ضعیف ہے۔ تو ایسی حالت میں ہم کو اور کچھ نہیں تو اسکے اعلےٰ ہونے میں شبہہ ضرور ہے۔

ہم اسکے مخالف نہیں کہ کسی قوم سے صلح ان شرائط پر کیجائے جن سے احکام شرع اور خدمت اسلامی میں کوئی مزاحمت یا رخنہ نہ پڑے اور جنگ کا خدشہ باقی نہ رہے۔ تاکہ تبلیغ اور اشاعت اسلام کیلئے باطمینان وقت اور موقع دستیاب ہوسکے جیسا کہ صلحنامہ حدیبیہ نے ہمارے لئے نمونہ قرار دیا ہے۔ لیکن اگر مقصد صلح تبلیغ و اشاعت نہ ہو تو ہرگز اور کسی حال میں اتنی رواداری بھی جائز نہوگی کیونکہ پھر تو سراسر مسلمانوں اور اسلام کا نقصان متصور ہے کہ کافر مسلمانوں پر اور کفر اسلام پر غلبہ پا جائیگا۔

اور یہ جائز نہیں۔ ایک مسلمان جو احکام خدا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عقیدہ یا عمل رکھے اور اسکو عین اسلام سمجھے اور سکون کے ساتھ بنظر تحقیق اس پر تبادلۂ خیالات کیلئے آمادہ نہ ہو اور قرآن و حدیث پر بفحوائے کلام اللہ "فردوہ الی اللہ ورسولہ" کے مطابق عمل نہ کرے تو کیا شک ہے کہ وہ خارق جماعت ہے۔ کیا اسکے ساتھ رواداری برتکر اسکو اس عقیدہ اور عمل میں پکا اور راسخ کردیا جائے۔ اور اس طرح اوروں کو بھی موقعہ دیا جائے کہ وہ بھی جماعت کے ٹکڑے اُڑاتی رہیں۔ آج جو مسلمانوں کا انتشار ہے اسکی وجہ یہی رواداری ہے جسکی بنیاد کمزوری پر ہے۔ اور کمزوری سے انتشار اور ضعف کے سوا کیا پیدا ہوگا۔

ہماری کمزوری کی حالت یہ ہے کہ ہم اہل ہنود کی خاطر گائے کی قربانی روکنے پر بہت کچھ شور و شغب کرچکے ہیں اور اب بھی اس رواداری کی کوشش میں ہیں۔ لیکن اہل ہنود کی یہ کیفیت ہے کہ وہ کسی مسجد کے نیچے عین نماز کے وقت برات کا باجا بھی بند کرنے کیلئے نہ تیار ہیں نہ کبھی بند کیا ہے۔ حالانکہ یہ باجا نہ ان کے دھرم کا حکم ہے۔ نہ کوئی جزو دھرم ہے۔ ایسی حالت میں اگر وہ نماز کے خیال سے اسکو بند کردیتے تو رواداری کہی جاسکتی تھی۔ "فلا تھنوا وتدعوا الی السلم" پر ہمارا عمل نہیں ہے اور ان کا ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا "کہ جب تک تم کتاب و سنت پر عامل رہوگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔" یہ اسی ترک عمل کی پاداش ہے کہ ہم کو حق و باطل کی تمیز بھی نہ رہی۔ اور دنیا کی محبت کا زنگ ہمارے قلوب پر اتنا گہرا چھا گیا کہ کتاب و سنت کے سمجھنے کے قابل بھی نہ رہے۔ اور دین و دنیا کو علیحدہ علیحدہ دو چیزیں سمجھ بیٹھے۔ لیکن ذرہ سا بھی تامل و تدبر کریں تو معلوم ہوجائے کہ اسلام ایک قانون ہے جو دنیا میں امن۔ عزت اور صحت سے زندگی بسر کرنے کیلئے اللہ رب العالمین نے نازل فرمایا۔ لوگ سیاست سیاست کا راگ گاتے ہیں اور اسلام سے بہتر سیاست دوسری جگہ مل نہیں سکتی۔ لیکن سیاست اسلامی کیطرف توجہ بھی ہو۔ سطح آب پر تیرنے والے موتی نہیں پایا کرتے یہاں تو آیات متشابہات کے حل میں اور دیگر مذاہب کے رد میں علم کے دریا بہادئے جاتے ہیں۔ خوب کہا حضرت اکبر الہ آبادی مرحوم نے کہ ؎

خدا تک ہے رسائی سخت دشوار
سب اپنے وہم میں اُلجھے ہوئے ہیں

ہم برادران اہلحدیث سے عرض کرینگے کہ یہ آپ کی اس رواداری ہی کا نتیجہ ہے کہ سب کام بند ہوگئے آپ کے ساتھ کوئی رواداری برتے یا نہ برتے مگر آپ کو یہی زیبا ہے کہ آپ کتاب و سنت کو سینہ سے لگائے خاموش بیٹھے رہئے۔ کیونکہ آپ کے نزدیک مصلحت وقت نہیں ہے کہ اسکی علی الاعلان تحکم

نمبر اس حقیقت۔ شرک و بدعت کی تردید و توحید و سنت کی تائید۔ قیمت ۲ ، ۳ (تخمیناً)

کھلا پوری قوت سے تبلیغ و اشاعت کیجائے یا جماعت کی فلاح و بہبود کی یا اسکو حقیقی معنی میں جماعت بنانے کی کوشش کیجائے۔ کیونکہ اس سے فرقہ ہائے اسلامی سے نزاع واقع ہوگی۔ اور اسلام کو نقصان پہنچیگا کہ اسلام انہی فرقوں کا نام ہے۔ اگر یہ نہ رہے تو گویا اسلام نہ رہا۔ لطف کلام جاتا رہا۔

میں نے سنا کہ ایک مولوی صاحب فرماتے تھے کہ کفر کو مٹانے کی کوشش نہ کرو۔ اسی کے مقابل کا نام تو اسلام ہے اگر کفر نہ رہا تو پھر اسلام کہاں"۔ لہذا اگر فرقے نہ رہے تو پھر اہلحدیث کہاں۔ پس رواداری برتے جاؤ اور خاموش رہو ؎

رند خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو
تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

رواداری ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اپنے معاملات میں درگذر کرنا قصوروں کو معاف کردینا تاکہ قطع رحمی یا جماعت میں خرابی نہ پڑنے پائے۔ یا غیر اقوام میں ہمارے افعال و اقوال او معاملات ناشائستہ سے تبلیغ و اشاعت اسلام میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ مگر جس کیلئے ہم کو مسلمان کا لقب دیا گیا اسی سے پہلو تہی کرنا اور اسکو رواداری کہنا یہ ہمارا ہی نکموں کا کام ہے۔ والسلام۔

(محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ - دہلی)

ہومیوپیتھک و ایلوپیتھک علاج

کرنا کرانا شرعاً جائز نہیں ہے

(تعاقب)

اخبار "اہلحدیث" مجریہ ۲۵ - رمضان المبارک ۴۴ھ میں مولانا مدیر اخبار مدظلہ نے سوال ۹۵ کے جواب میں لکھا ہے کہ

"یہ دونوں علاج جائز ہیں اور شراب جو دواؤں میں پڑتی ہے وہ نشہ آور نہیں ہوتی"

میں کہتا ہوں مولانا کا یہ لکھنا دو وجہوں سے ہرگز صحیح نہیں ہے۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ شراب نجس ہے اور جب کسی پاک چیز میں نجاست مخلوط کیجائیگی تو وہ پاک بھی نجس اور ناپاک ہو جائیگی - اور شراب کا نجس ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے۔ فرمایا اللہ سبحانہ تعالےٰ نے

انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے شراب کو رجس فرمایا ہے۔ اور رجس کے معنے نجس اور ناپاک کے ہیں جیسا کہ آیہ اولحم خنزیر فانہ رجس میں رجس کے معنے نجس اور ناپاک کے ہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ شراب ام الخبائث ہے اور جس دوا یا غذا میں خبیث چیز پڑتی ہے اس کو بھی خبیث کر دیتی ہے۔ اور ہر خبیث کا کھانا قطعاً حرام ہے۔ پس جس چیز میں شراب مخلوط کیگئی ہو اُس کا استعمال بلاشبہ ناجائز و حرام ہے۔ حافظ ابن حجرؒ تلخیص میں لکھتے ہیں

فالخمر ام الخبائث یشیر الی حدیث عثمانؓ رواہ النسائی موقوفا ورواہ ابن ابی الدینار فی کتاب ذم المسکر مرفوعا

اور درایہ میں لکھتے ہیں۔

عن عثمانؓ قال اجتنبوا الخمر فانہا ام الخبائث ھی والایمان ابداً ابداً لا شک الخمر

نیز قرآن مجید میں ہے۔ "ویحرم علیہم الخبائث"۔

ونھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن دوا الخبیث رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ

اور اگر کوئی کہے کہ شراب وغیرہ ہر مسکر چیز کا حرام اُسی صورت میں مسلم ہے کہ وہ مفرد ہو یعنی کسی چیز میں مخلوط نہ کیگئی ہو۔ لیکن جبکہ مخلوط بالغیر ہو اور خلط کرنے کی وجہ سے اُسمیں نشہ پیدا کرنے کی قوت باقی نہ رہی تو اس صورت میں اسکی حرمت مسلم نہیں بلکہ وہ پاک و حلال ہے۔ تو جواب اس کا یہ ہے کہ جب شراب وغیرہ ہر مسکر حرام ہے اور اسکا ہر مقدار حرام ہے قلیل ہو خواہ کثیر تو وہ ہر حالت میں حرام ہوگی۔ مفرد یا مخلوط بالغیر اور خلط کرنے کی وجہ سے اس میں نشہ پیدا کرنے کی قوت باقی رہے یا نہ رہے۔ علامہ قاضی شوکانی ؒ لکھتے ہیں۔

ان ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام سواء کان مفرداً ومختلطا بغیرہ وسواء کان یقوی علے الاسکار بعد الخلط ولا یقوی۔ انتہےٰ

"یعنی جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ لاوے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے مفرد ہو یا مخلوط بالغیر اور خلط کرنے کی وجہ کے بعد اسمیں نشہ پیدا کرنے کی قوت باقی رہے یا نہ رہے"

اور امام طحاوی شرح معانی الآثار میں لکھتے ہیں۔

ان خمرا الوصب فیہا ماء حتی غلب الماء علیہا ان ذالک حرام۔

"یعنی شراب میں اسقدر پانی ملایا جائے کہ پانی شراب پر غالب ہو تو وہ بھی حرام ہے"

باقی رہا مولانا کا یہ فرمانا "اور شراب جو دواؤں میں پڑتی ہے وہ نشہ آور نہیں ہوتی"۔ محض بے ثبوت دعوے ہے - اور یہ آپ کا لکھنا ناواقفیت کی دلیل ہے اسکی کافی وشافی تحقیق ہو چکی ہے کہ انگریزی ہومیوپیتھک و ایلوپیتھک میں مسکر شراب پڑتی ہے۔ چنانچہ انگریزی دواؤں کی ماہیت و حقیقت کے متعلق ضروری ڈاکٹری کتابوں سے التقاط کر کے بہت بسط و تفصیل کے ساتھ نمبروار لکھتا ہوں۔ بغور ملاحظہ ہو

(۱) اس زمانہ میں کئی طرح کی انگریزی علاج جاری ہیں لیکن جو عام طور پر بکثرت شائع ہیں وہ دو ہیں۔ **ہومیوپیتھک** اور **ایلوپیتھک** (۲) معدودے چند کے سوا ہومیوپیتھک کی کل دوائیں بغرض ڈائی لوشن (پتلا کرنا) اسپرٹ یا الکحل ملاتے ہیں۔ یعنی ہومیوپیتھک کی دواؤں کا مدار اسپرٹ یا الکحل ہے اور ایلوپیتھک دواؤں کا مدار اگرچہ الکحل یا اسپرٹ کی آمیزش سے پاک ہوں (۳) اسپرٹ اور الکحل یہ دونوں نشی اور بہت تیز شراب ہیں۔ اسواسطے کہ جتنی شرابیں ہیں سب تخمیر سے حاصل ہوتی ہیں اور

لہ ما اسکر کثیرہ وقلیلہ حرام اخرجہ الترمذی وغیرہ ۱۲ منہ

لہ صغرے پر بے ضرورت زور لگا دیا۔ کبرےٰ میں کلام نہیں (مدیر سیالکوٹی)

لہ مضمون نگار نے اپنے معلومات کے ماخذ کا حوالہ نہیں دیا اور صرف اتنا لکھدیا کہ یہ ضروری ڈاکٹری کتابوں کا التقاط ہے کسی دوسرے کیلئے تسلی بخش نہیں ہے۔ (مدیر سیالکوٹی)

رحمۃ للعالمین - حضور کی سوانح عمری از قاضی محمد سلیمان منصورپوری قیمت جلد اول ۱ دوم ...

ahmadimuslim.de

تخمیر کے بعد جب شراب بنتی ہے تو اسمیں پانی بھی ملا ہوا ہوتا ہے۔ اسوجہ سے یہ شراب بہت ہلکی ہوتی ہے اور اس کو شراب خام کہتے ہیں۔ پھر اسکو کھینچتے ہیں جس سے پانی کی زیادہ مقدار خارج ہوتی ہے اور تیز شراب حاصل ہوتی ہے۔ اس تیز شراب کو انگریزی میں "رکٹی فائڈ اسپرٹ" یعنی شراب مقطر کہتے ہیں۔ اور اصطلاح ڈاکٹری میں مطلق اسپرٹ سے یہی رکٹی فائڈ اسپرٹ مراد ہوتی ہے اور اسی رکٹی فائڈ اسپرٹ کو الکحل بھی کہتے ہیں۔ لیکن خالص شراب نہیں ہے۔ کیونکہ کشید ہونے سے اسمیں پانی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ یعنی اسمیں فی صدی ۱۶ حصہ پانی ہوتا ہے پھر اسی رکٹی فائڈ اسپرٹ میں کئی چیزیں اور ملا کر کھینچتے ہیں تو پانی کی قریب قریب کل مقدار خارج ہوجاتی ہے۔ اور خالص تیز شراب حاصل ہوتی ہے اسمیں پانی گویا نہیں ہوتا ہے۔ فی صدی ایک حصہ یا غایت دو حصہ پانی ہوتا ہے اور صرف وہ چیز جو مایقوم بہ المسکر ہے باقی رہجاتی ہے۔ اسی خالص اور تیز شراب کو "انھی لک الکحل" کہتے ہیں۔ اور یہی خالص الکحل ہے (۴) اسپرٹ کی کئی قسمیں ہیں از انجملہ ایک "انھی لک الکحل" ہے جسکی حقیقت ابھی معلوم ہوچکی ہے۔ اور ایک "پروف اسپرٹ" ہے یہ ہلکی شراب ہوتی ہے۔ پانچ پائنٹ شراب مقطر میں تین پائنٹ آب مطلق ملانے سے "پروف اسپرٹ" ہوجاتی ہے۔ اور ایک "اسپرٹ آف فرنچ وائن" ہے جسکو برانڈی بھی کہتے ہیں ملک فرانس کی شراب سے کھینچکر بناتے ہیں۔ اسمیں فی صدی ترپن حصہ الکحل ہوتا ہے۔ اور ایک "شیری" ہے یہ ملک ہسپانیہ کی شراب ہے۔ اسمیں فی صدی سترہ حصہ الکحل ہوتا ہے یہ دواؤں کے وائن بنانے کے کام آتی ہے۔ یعنی بعض دواؤں کو اسمیں حل کرکے کام میں لاتے ہیں۔ اسپرٹ کی یہ سب قسمیں سریع الاثر محرک و منشی ہیں۔ (۵) بعض انگریزی دوائیں فی نفسہ حرام ہوتی ہیں[1] مثلاً "پیپسین" ایک سفوف ہے جو ضعف معدہ میں عموماً استعمال کرایا جاتا ہے اسمیں بھیڑ یا گائے یا سور کے بچہ کے معدہ کی بلغمی جھلی سے بناتی ہیں لیکن جو پیپسین سور کے بچہ کے معدہ سے بنائی جاتی ہے وہ عمدہ سمجھی جاتی ہے (۶) ہر قسم کے سمیات بھی علے العموم ڈاکٹری میں مستعمل ہیں۔ ومن ادعی خلافہ فعلیہ البیان واللہ اعلم بالصواب۔

(حکیم) عبد السمیع منیجر دواخانہ حکیم محمد شفیع صاحب عفا اللہ عنہما مبارکپور ضلع اعظم گڈھ)

*انگریزی اسپرٹ شراب کو نہیں بلکہ روح کو کہتے ہیں (میر سیالکوٹی)

[1] اسیطرح بعض یونانی دوائیں بھی فی نفسہ حرام ہیں تو کیا کل یونانی علاج حرام ہوجائیگا؟ (میر سیالکوٹی)

رشحۂ جذبات و آئینۂ اتفاق

(از مولوی محمد یعقوب صاحب برقؔ بیالوری عظیم آبادی مدرس مدرسہ شمس الفیوض بیالور)

کیا بتائیں کیا کہیں اب جاں نثارِ اتفاق
ہوگئے رخصت جہاں سے یارِ غارِ اتفاق

وہ نظر آتے نہیں ہیں یارِ غارِ اتفاق
جن پہ تھا مخلوق کا دار و مدارِ اتفاق

کیا ہوئیں وہ شوخیاں اے گلعذارِ اتفاق
کیا ہوئی وہ تازگیٔ برگ و بارِ اتفاق

ہیں کہاں عبد الوہاب ہیں کہاں عبد العزیز
اور شمس و عین حق جاں نثارِ اتفاق

آہ ہر دم کے لئے ہم سے جدا یہ ہوگئے
دے خدا رضواں انہیں تھے جاں سپارِ اتفاق

برقؔ لکھ اک اور مضموں دوسرا اس شان کا
جس کو سُنکر شاد ہو ہر جاں نثارِ اتفاق

پھر اُٹھا ابر سیہ آئی بہارِ اتفاق
بن گیا رشکِ چمن ہر کوہسارِ اتفاق

لہلہا اُٹھا چمن میں سبزہ زارِ اتفاق
سرخرو ہے ہر طرف ہر گلعذارِ اتفاق

جھولیاں بھر جائینگی اپنی گل مقصود سے
گل کھلائیگی ہوائے خوشگوارِ اتفاق

راست گوئی کی نسیم جاں فزا چلنے لگی
صلح جوئی پر ہوا دار و مدارِ اتفاق

غنچہ و گل کھلتے ہی کیا مہک اُٹھا چمن
کیا ہی خوش منظر ہے اک اک لالہ زارِ اتفاق

خوبیاں رکھی ہیں کچھ ایسی خدائے پاک نے
دیکھتا ہوں جسکو وہ ہے جاں نثارِ اتفاق

کوئی اسکا مدح گو ہے کوئی اسکا مدح خواں
خوب ہی بکھرا ہے رنگِ روزگارِ اتفاق

آگئے اس بزم میں اہلِ ہزار ارباب فن
کھینچ لایا ان کو ذکرِ خوشگوارِ اتفاق

اتحادوں میں مگر ہے معتبر وہ اتحاد
ہے جو مرکز اور جو دار و مدارِ اتفاق

یعنی حبل اللہ کو مضبوط پکڑیں آپ۔ ہم
کرلیں اس پر اتفاق اے خواستگارِ اتفاق

کوئی جانچے کوئی پرکھے کوئی سمجھے تو اسے
روزگاروں میں ہے کیا روزگارِ اتفاق

اتفاقِ باہمی پر ہے راحت کا وجود
جو سوا اسکے ہے وہ ہے ناگوارِ اتفاق

اتحادِ باہمی سے مٹ گیا دل کا غبار
کہہ رہا ہے صاف یہ آئینہ دارِ اتفاق

سیر کے قابل نکیوں ہو یکدلی کا ہر شجر
دید کے قابل نکیوں ہو برگ و بارِ اتفاق

اللہ یہ ہجوم قدردانِ علم و فن
اللہ شان بزمِ شاندارِ اتفاق

حاسدانِ دہر تک حیران و ساکت ہوگئے
کسقدر دلچسپ ہیں نقش و نگارِ اتفاق

غنچہ و گل اور مرجھائیں تو مرجھائیں مگر
رہتا ہے شاداب ہر دم سبزہ زارِ اتفاق

جانشینِ علمِ دیں ہیں بزم میں رونق پذیر
ان کا سایہ ہم پہ رکھ اے کردگارِ اتفاق

زینۂ عدل ہیں یہی عادات میں اخلاق میں
ہے انہی کے اتفاقوں پر شمارِ اتفاق

جسقدر لکھے کوئی تعریف انکی وہ ہے کم
خلق میں دیکھے نہ ایسے جاں نثارِ اتفاق

فخر کرتی ہے خدائی اور نازاں ہے جہاں
برقؔ سمجھے ہیں یہی بس نامدارِ اتفاق

خاتمہ سنت طبع۔ حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی کی مفصل سوانح عمری۔ قیمت ۱۲ (منیجر)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

انگلستان میں زبردست ہڑتال

زمانہ ہی کچھ ایسا آگیا ہے کہ غریب مزدور صبح سے شام تک محنت کرتے کرتے ہلکان ہوجاتا ہے لیکن اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ بھرنے کو کافی خوراک اور بدن ڈھانپنے کو کافی کپڑا میسر نہیں ہوتا۔

یہ حالت کچھ ہندوستان ہی میں نہیں۔ اس غریب ملک میں کپڑا تو الگ رہا لاکھوں بندگان خدا کو ایک وقت کا بھی کھانا نصیب نہیں ہوتا۔ بڑے بڑے دولت مند اور متمدن ممالک میں بھی غریب مزدوروں کی حالت کچھ اچھی نہیں۔

انگلستان اس زمانہ میں دنیا بھر میں متمول ملک ہے اس کی قومی دولت و ثروت اربوں۔ کھربوں پونڈ تک پہنچ گئی ہے اس کی سلطنت میں کسی وقت سُورج غروب نہیں ہوتا۔ ربع مسکوں سے روپیہ کھنچا چلا آتا ہے۔ سینکڑوں سلطنتیں اسکی مقروض ہیں۔ اُس کی سطوت وجلالت کا تمام عالم پر سکہ بیٹھا ہوا ہے۔ یہ سب کچھ ہے لیکن غریب مزدور کی حالت یہاں بھی اچھی نہیں۔ میاں بیوی رات دن محنت کرتے کرتے تھک کر چور ہوجاتے ہیں۔ پھر بھی اپنا اور اپنے بال بچوں کا اچھی طرح پیٹ نہیں پال سکتے۔ ان کی محنت کا پھل بڑے بڑے سرمایہ داروں اور کارخانہ کے مالکوں کے قبضہ میں چلا جاتا ہے۔ غریب مزدور کولھو کے بیل کی طرح تمام عمر محنت کرکے بھی وہیں کا وہیں رہتا ہے۔

جب سے تعلیم نے انگلستان کے مزدور طبقہ کی آنکھیں کھولی ہیں۔ مزدوروں نے بھی اپنی بہتری کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کردئے ہیں اور قریباً ۲۰ سال کی جدوجہد کے بعد وہ اس قابل ہوگئے ہیں کہ سرمایہ داروں کا مقابلہ کرکے اپنے مطالبات منوا سکیں۔

یکم مئی کو انگلستان کے کوئلہ کی کانوں کے مزدوروں نے ہڑتال کردی اس کی وجہ یہ ہے کہ کان کن مالکوں سے زیادہ تنخواہ مانگتے تھے اور کانوں کے مالک زیادہ تنخواہ دینے کو تیار نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ۸ گھنٹہ کی بجائے ۹ گھنٹہ کام کرو مزدور یہ بھی نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں کہ کام بھی سات ہی گھنٹے کرینگے اور اُجرت بھی زیادہ لینگے۔ گذشتہ ماہ جولائی میں بھی کوئلہ کی کانوں کے مزدوروں اور کانوں کے مالکوں میں یہ جھگڑا پیدا ہوا تھا۔ لیکن گورنمنٹ انگلستان نے اپنے خزانہ سے ایک خاص رقم ادا کرکے مزدوروں کا مطالبہ پورا کردیا تھا۔

اب حالت یہ تھی کہ گورنمنٹ نے جس قدر عرصہ کے لئے خاص رقم منظور کی تھی اُس کی مدت ۳۰ اپریل کو ختم ہوگئی۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ کوئلہ کی قیمت بھی اس عرصہ میں بہت کچھ گرگئی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ تو کارخانہ دار ہی مزدوروں کی مطلوبہ اجرت ادا کرنے کو تیار تھے اور نہ ہی گورنمنٹ آئندہ کے لئے کوئی رقم دینی منظور کرتی تھی۔

وزیر اعظم انگلستان مسٹر بالڈون نے بہت کوشش کی کہ مصالحت کی کوئی صورت نکل آئے لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے اور کوئلہ کے مزدوروں نے ہڑتال کردی۔

کوئلہ کے مزدوروں کے ہڑتال کرنے کے بعد انگلستان کے تمام مزدوروں کی انجمن نے اعلان کیا کہ اگر تین دن تک مفاہمت نہ ہوسکی تو دیگر شعبوں کے مزدور بھی کام بند کردینگے۔

جب ۴ مئی تک کوئی تصفیہ نہ ہوسکا تو انگلستان کے اکثر کارخانجات کے مزدوروں نے ہڑتال کردی۔ یہانتک کہ تمام اخبارات بھی بند ہوگئے۔ اور ۴ مئی کو انگلستان کا کوئی اخبار شائع نہ ہوا۔

معلوم ہوتا ہے کہ حکومت انگلستان نے تمام حالات کا مقابلہ کرنے کا تہیہ کرلیا ہے۔ پولیس کو نہایت وسیع اختیار دیئے گئے ہیں۔ کوئلہ کے جسقدر جہاز باہر جارہے تھے سب کو واپس بلالیا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے ایک چورقہ اخبار بھی جاری کیا گیا ہے۔ لنڈن ٹائمز بھی ایک ورقہ پر شائع ہوتا ہے۔ اسکے مقابلہ پر ٹریڈ یونین (انجمن مزدوران) نے اپنا اخبار جاری کیا ہے۔ سرکاری اخبار نے اس ہڑتال کے متعلق لکھا ہے:۔

"یا تو ملک سٹرائک کو توڑ دیگا یا سٹرائک ملک کو توڑ دیگی"

پارلیمنٹ میں سر ڈگلس ہوگس کو جواب دیتے ہوئے مزدور ممبر مارڈے جونس نے کہا:۔

"جہانتک کانکنوں کا تعلق ہے اُن کے نزدیک قواعد وضوابط کاغذ کے پرزوں کی حیثیت رکھتے ہیں تم نے جو کچھ کرنا ہے کرلو۔ ہم جنگ کرنے کو تیار ہیں"

انگلستان کے جہازرانوں اور ٹیکسی ڈرائیوروں نے بھی ہڑتال کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

جرمنی اور ہالینڈ کے مزدوروں نے انگلستان کے ہڑتالیوں سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ وہ انگلستان کو کوئلہ کی روانگی کی ہر طرح روک تھام کرینگے اور ہڑتالیوں کی مالی اور اخلاقی مدد دینگے۔

رُوس کی مزدور انجمن بھی مدد کے لئے تیار ہے۔ فرانس کے ایک کارخانہ کے دو ہزار مزدوروں نے ہڑتالیوں کی ہمدردی میں ہڑتال کردی ہے۔

بمبئی کی لیبر آرگنزیشن نے دوسو پونڈ کی پہلی قسط انگلستان کے مزدوروں کی امداد کے لئے بھیجدی ہے۔ امید ہے۔ کہ "آل انڈیا ٹریڈ یونین" بھی جلدی ہی امدادی رقم بھیجیگی۔

خدائی فوجدار

اٹلی کے وزیر اعظم مسولینی بزعم خود آجکل خدائی فوجدار بنے ہوئے ہیں اُن کے دماغ میں یہ بات سماگئی ہے کہ وہ اٹلی کو ایسی عظمت وعروج پر پہنچانے کے لئے دُنیا میں آئے ہیں۔ جو کسی زمانہ میں اسکو حاصل تھے اور سچ تو یہ ہے کہ یورپ کی موجودہ سیاسی حالت نے بھی کچھ اس کے حوصلے بڑھا دئے ہیں۔

یونان کی گذشتہ شکست اور فرانس کی شام و مراقش کی الجھنوں میں پریشانی نے گورنمنٹ انگلستان کے لئے یہ مشکل پیدا کر رکھی تھی کہ وہ موصل کے معاملہ میں ترکوں کے مقابلہ پر یکہ وتنہا رہ گئی تھی اس لئے اُس نے مسولینی کو اپنے اڈے پر چڑھایا۔ اور پہلے تو انگلستان کا جو اربوں روپیہ اٹلی کے ذمہ قرضہ تھا اُسے معاف کردیا اور پھر مصر کا ایک علاقہ جسے جغبوب کہتے ہیں اٹلی کے حوالہ کردیا تاکہ وہ اپنا فوجی مرکز بناکر مجاہدین طرابلس کو شکست دے سکے۔ اسکے بعد اٹلی اور یونان کے درمیان ایک معاہدہ کراکے ترکی کے برخلاف اُبھار دیا۔ اور اٹلی کے اخبار علانیہ اناطولیہ پر قبضہ کرنے کے ارادے ظاہر کرنے لگے جسپر ترکی بھی جنگ کے لئے تیار ہوگئے۔ سمالی لینڈ میں بھی مسولینی نے آزاد علاقہ پر قبضہ کرنے کے لئے جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ ٹیونس اور الجزائر پر اس کی نظر ہے۔

اگرچہ ترکی کی بروقت فوجی تیاریوں نے اس خدائی فوجدار کے ارادوں کو پورا نہیں ہونے دیا۔ اور اس نے ترکی پر حملہ کرنے کی خبروں کی تردید کردی ہے۔ لیکن جو لوگ یورپ کی چالوں سے

ahmadimuslim.de

واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ اسکا مطلب صرف ترکوں کو غافل کرنا اور مناسب موقعہ کا انتظار ہے اور بس -

اگر کسی وقت یہ جنگ چھڑ گئی تو اسکا نتیجہ جنگ عظیم سے بھی ہولناک ہوگا - کیونکہ یہ اٹلی اور ٹرکی کی جنگ نہ ہوگی بلکہ عالمگیر جنگ ہوگی اور دنیا کی تمام سلطنتیں کسی نہ کسی طرف سے اس میں شامل ہونگی -

فسادات کا انسداد کیونکر ہو؟

آئرلینڈ کے باشندے تمام یورپ میں زندہ دل مشہور ہیں یہانتک کہ میدان جنگ میں بھی اُن کی زندہ دلی کے اکثر نظارے نظر آیا کرتے ہیں -

حال ہی میں فسادات کلکتہ کے متعلق ایک آئرش مین نے سٹیٹس مین کلکتہ میں ایک مختصر سا مضمون شائع کرایا ہے جسکا اختصار درج ذیل ہے :-

"کلکتہ میں جو فسادات ہوئے ہیں یہ کوئی منظم فساد نہیں تھے - بلکہ ان میں طرفین کے غنڈے شامل تھے لیکن چونکہ انکا بار امن پسند شہریوں کو اٹھانا پڑا اسلئے میں تجویز کرتا ہوں کہ خضر پور کے وسیع میدان میں ایک بہت بڑا اکھاڑہ بنایا جائے جس میں طرفین کے غنڈوں کو مدعو کیا جائے تاکہ وہ خوب لڑ کر دل کے حوصلے نکال لیں - اکھاڑہ کے دروازہ پر ہر ایک غنڈے کو ایک ایک لاٹھی دی جائے - تمام ارد گرد پولیس کا پہرہ ہو - اور اگر امن پسند شہری اس جنگ کو دیکھنا چاہیں تو اُن کے لئے باقاعدہ ٹکٹ شائع کئے جائیں تاکہ وہ ٹکٹ خرید کر اس جنگ کو دیکھ سکیں - جب غنڈے لڑتے لڑتے تھک کر ذرا سستانے لگیں تو اسوقت زخمیوں کو اُٹھا کر ہسپتال میں بھیجدیا جائے اس طرح جب یہ غنڈے دل کا بخار نکال چکیں - تو آئندہ کے لئے فسادات سے باز آجائیں"

ہمیں افسوس ہے کہ اس آئرش مین کی تجویز کا بھی وہی حشر ہوگا جو گذشتہ سال جناب اکبر شاہ خان نجیب آبادی کی دعوت کا ہوا تھا جس کا عنوان تھا "پانی پت کی چوتھی لڑائی" اور جس میں آپ نے پنڈت مالویہ جی کو دعوت دی تھی کہ تمام ہندوستان میں فساد پھیلانے سے بہتر ہے کہ ہم پانی پت کے میدان میں ایک ایسی لڑائی لڑیں جس میں آپ کے زیر کمان ایک ہزار ہندو ہوں اور میرے زیر کمان پانچسو مسلمان - اس لڑائی کے نتیجہ پر تمام فسادات بند ہوجائینگے - لیکن اسکا کچھ جواب نہ دیا گیا اور نہ ہی فسادات بند ہوئے -

پنڈت مالویہ جی

چشم بد دور پنڈت مالویہ جی بھی عجیب طبیعت کے واقع ہوئے ہیں - آپ مدت سے ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے میں مصروف ہیں - آپ کے سالہا سال کے اپدیش کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ تمام ملک میں فسادات کی آگ پھیل رہی ہے - حال ہی میں آپ نے بہار ہندو سبھا کے جلسہ میں تو مسلمان "غنڈوں" کو قتل کرنے کی بھی اجازت ہندوؤں کو دیدی تھی لیکن جب اسپر لے دے ہوئی اور آپ کا جوش ذرا ٹھنڈا ہوا تو آپ کلکتہ میں پہنچے اور آپ نے ایک بھرے جلسے میں ہندوؤں کو تلقین کی کہ اگر کوئی مسلمان غنڈا تمہارے علاقہ میں آجائے تو اسکو قتل نہ کرو بلکہ گرفتار کرلو -

خدا معلوم اتنی جلدی پنڈت جی کو اپنے الفاظ بدلنے کی ضرورت کیوں ہوئی - کیا اچھا ہوتا جو کوئی ہندو آپ سے اسی وقت سوال کرتا کہ شریمان جی ابھی ایک ہفتہ بھی نہیں ہوا - کہ آپ نے ہمیں "مسلمان غنڈوں" کے قتل کرنے کی اجازت دی تھی اور آج ہمیں اُس سے باز رہنے کا دیا کھیان دے رہے ہیں :-

ہندوستانیوں کے لئے کانکنی کی تعلیم

دھنباد (صوبہ بہار اور اُڑیسہ) میں درسگاہ کا قیام

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

گورنمنٹ آف انڈیا کا ارادہ ہے کہ وہ یکم نومبر ۱۹۲۶ء سے مقام دھنباد صوبہ بہار و اڑیسہ میں ہندوستانیوں کے لئے کانکنی کا سکول کھولے -

اس سکول میں کانکنی کی انجنیری اور علم طبقات الارض کی اعلےٰ درجہ کی تعلیم دی جائیگی اور اس میں ہندوستان اور برہما کے تمام حصوں سے طلباء داخل ہوسکینگے - سکول کیطرف سے تین سال کے نصاب کے تسلی بخش اختتام پر کول مائننگ - میٹلیفریس مائننگ - اور انجنیرنگ اور جیالوجی میں ایسوسی ایٹ شپ کا ڈپلومہ دیا جائیگا - جملہ طلباء کو ہوسٹل میں جو سکول کے ساتھ ملحق ہو رہنا لازم ہوگا -

داخلہ کے امیدوار عمر میں ۲۲ سال سے کم ہونے چاہئیں اور لازمی ہے کہ انہوں نے کسی ہندوستانی یونیورسٹی کا انٹرمیڈیٹ سائنس کا امتحان یا اُس کے مساوی درجہ کا کوئی امتحان پاس کیا ہو - امیدواروں کا ایک داخلہ کا امتحان لیا جاویگا اور اسکے نتائج کی بناپر داخل کیا جائیگا یہ امتحان انگریزی انشاء ریاضی اور ابتدائی طبعیات اور انارگینک کمسٹری میں تحریری لیا جائیگا جو امیدوار دھنباد میں اس امتحان میں شریک ہونا چاہیں انہیں دس روپیہ بطور فیس ادا کرنا پڑینگے - اس سال سکول میں پچاس طلباء داخل کئے جائینگے - سکول میں ہر ایک صوبہ کے لئے داخل ہونے والے طلباء کی خاص تعداد محفوظ رکھی جائیگی اور انکے سوا باقی طلباء کو بلالحاظ وطنیت لیاقت کے اعتبار سے داخل کیا جائیگا - داخلہ کے لئے درخواستیں مقررہ فارم پر تحریر ہونی چاہئیں - اور ضروری ہیکہ اُنکے ہمراہ تعلیم اور چال چلن کے سرٹیفکیٹ ہوں - اس کے علاوہ مقررہ فارم پر ایک میڈیکل سرٹیفکیٹ بھی ارسال کرنا چاہئیے - ان فارموں کا پیاں پرنسپل صاحب انڈین سکول آف مائینز دھنباد سے مل سکتی ہیں اور ضروری ہے کہ صاحب موصوف کے نام تمام درخواستیں ۱۵ جولائی ۱۹۲۶ء سے پہلے پہلے ہر لحاظ سے مکمل ہوکر پہنچ جائیں - گورنمنٹ آف انڈیا نے فیصلہ کیا ہے کہ سکول ہذا میں مندرجہ ذیل وظائف تین سال کے لئے دئے جائیں -

(۱) ایک وظیفہ مبلغ ستر روپے ماہوار اور

(۲) دو وظیفے فی مبلغ چالیس روپے ماہوار

یہ وظائف سکول کے امتحان داخلہ کے نتائج کی بناپر دئے جائینگے ان میں سے ایک وظیفہ پہلی دفعہ صوبہ سرحد شمال مغرب پنجاب دہلی اور اجمیر مارواڑ کے طلباء کے لئے محفوظ رکھا جائیگا - یہ وظیفے ہر سال کے سکول سیشن یعنی ۹ ماہ کے لئے واجب الادا ہونگے - سکول ہذا کا پراسپکٹس جس میں داخلہ وغیرہ کے متعلق مفصل کیفیت درج ہے زیر طبع ہے - اور مکمل ہونے پر گورنمنٹ آف انڈیا سنٹرل پبلیکیشن برانچ ۸ ہیسٹنگز سٹریٹ کلکتہ اور سکول ہذا کے پرنسپل صاحب کے دفتر سے دستیاب ہوسکیگا -

---

اہلحدیث کے خریدار اسکی اشاعت بڑھانے پر دل سے متوجہ ہوں - (مینیجر)

ahmadimuslim.de

متفرقات

ناظرین "اہلحدیث" خاص توجہ کریں

جن احباب کی قیمت اخبار ختم ہوجاتی ہے ان کو بذریعہ اخبار تین ہفتہ پیشتر اطلاع نامہ بھیجا جاتا ہے۔ کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں ورنہ مہینے کے اخیر ہفتہ کا پرچہ ویلیو کیا جائیگا۔ نیز جس مہینے میں جن احباب کی قیمت ختم ہوتی ہے اُس ماہ کے پہلے پرچہ میں اُن کے نمبر خریداری عنوان "حساب دوستان در دل" کے تحت درج کردئے جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی بہت کم احباب اس طرف توجہ فرماتے اور قیمت اخبار منی آرڈر کرکے بھیجتے ہیں۔

منی آرڈر بھیجتے وقت فیس منی آرڈر بھی قیمت اخبار سے وضع کرکے باقی للعہ سالانہ اور عہ ششماہی بھیج دیا کریں جن احباب کو اگر کسی وجہ سے آئندہ خریداری منظور نہ ہو وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دے دیا کریں تاکہ دفتر کو واپسی وی۔پی کے خرچ کی زیرباری نہ ہو۔

نیز منی آرڈر کے کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔ تاکہ منی آرڈر وصول ہوتے ہی رقم اُن کے حساب میں جمع ہوجایا کرے۔ (منیجر)

مدرسہ دار الحدیث میرٹھ تعطیل کلاں کے بعد مدرسہ موصوفہ ۱۲ شوال سے کھل گیا ہے۔ حدیث و تفسیر کے ساتھ جملہ علوم عربیہ کی تعلیم درس نظامی کے موافق دیجاتی ہے۔ طلباء کے طعام و قیام کا کفیل بھی مدرسہ ہوگا۔ جماعت اعلےٰ کے طلبہ کے ساتھ خاص رعائت ہوگی۔ آخری ذیقعدہ تک داخلہ ہوتا رہیگا۔ جملہ درخواستیں بنام مولانا عبد الوہاب صاحب مدرس اول دار الحدیث محلہ خندق شہر میرٹھ آنی چاہئیں۔

(نیاز مند (حاجی) کریم بخش مہتمم)

سالانہ جلسہ انجمن تبلیغ الاسلام اہلحدیث ورک ڈاکخانہ کلانور ضلع گورداسپور کا تیسرا سالانہ جلسہ بتواریخ ۱۱-۱۲-۱۳ جون بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہونا قرار پایا ہے جسمیں بڑے بڑے علماء اسلام کی شرکت کی امید ہے۔

(خاکسار اللہ رکھا و ابراہیم سکرٹریان انجمن مذکور)

مدرسہ اہلحدیث گیا بابو محمد سعید صاحب خلف اکبر جناب حاجی محمد اسحاق صاحب مرحوم رئیس کھرپانواں نے ایک قطعہ مکان شہر گیا میں اپنے والد مرحوم کی یادگار میں بطور صدقہ جاریہ وقف کرکے عمارت از سر نو حسب ضرورت مدرسہ تعمیر کرادیا۔ جزاہ اللہ۔

پس ماہ رواں سے بفضلہ تعالےٰ مدرسہ کا افتتاح ہوگیا۔ سردست دو مدرس تنخواہ دار جناب مولوی سید عبد الغفور صاحب رحمتی تلمیذ جناب اُستاذ الاساتذہؒ۔ و جناب مولوی حافظ خدا بخش صاحب گیاوی درس و تدریس کیلئے مقرر ہوئے ہیں اور جناب مولانا سید حکیم محمد ظہیر صاحب بھی اعزازاً منتہی طلباء کو اپنے فیض سے مستفیض فرماتے رہینگے باہر سے آنے والے طلباء کی تعلیم و قیام کا انتظام ہوگا۔ خورد و نوش کا انتظام خود کرنا ہوگا کیونکہ مدرسہ ابھی اسکا متحمل نہیں ہوسکتا ہے

(محمد فرخ حسین ناظم انجمن اہلحدیث گیا)

قافلہ حجاز

جو اصحاب مولانا صاحب مدظلہ کی معیت میں بیت اللہ شریف جانے کیلئے کراچی پہنچے ہوئے تھے اور بوجہ نہ ملنے ٹکٹ جہاز "رمنستان" پر سوار نہ ہوسکے۔ وہ "ہمایوں" جہاز پر ہوگئے ہیں۔ جو ۲- مئی کو کراچی سے روانہ ہوگیا ہے۔ ناظرین ان کی سلامتی کے لئے دعا کریں۔

اطلاع ضروری میری سکونت اس وقت امرتسر کٹرہ خلیماں پرانی لکڑ منڈی میں ہے دوستوں کی خط و کتابت اسی جگہ ہونی چاہئے۔

(میر محمد واعظ بھانبڑی حال وارد امرتسر)

یاد رفتگان نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ یہ خبر ناظرین کے کانوں تک پہنچائی جاتی ہے کہ جناب مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ الہ آباد تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور انتقال فرماگئے۔ انا للہ۔ مدرسہ الہ آباد کی آبیاری انہی کی ذات سے وابستہ تھی۔ اللہ تعالےٰ آپ کے بوڑھے والد مولوی عبد القادر صاحب کو صبر عطا فرمائے۔

(محمد سلیمان ضلع فیروزپور)

ایضاً :- میری اہلیہ کا بعارضہ طاعون بتاریخ ۲۱ شوال انتقال ہوگیا۔ انا للہ۔ (ایم عثمان)

ایضاً :- میری ہمشیرہ زوجہ عبد الحفیظ خان کنشر اکٹر مرحوم گنکل جنکشن کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ۔

(خطیب محمد ایوب از نیلگری ادیکمنڈ)

ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم۔

کشمیری کانفرنس آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس کا گیارہواں اجلاس بصدارت ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو ۲۴-۲۵- اپریل کو گوجرانوالہ میں ہوا جسمیں بہت سی تجویزات پاس ہوئیں۔ اکثر تجویزوں میں ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کشمیر کو وہاں کے مسلمانوں کی بہبودی اور خوشحالی کے متعلق توجہ دلائی گئی۔

انجمن اہلحدیث لالہ موسےٰ ہم مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب سردار اہل حدیث کی ان تقریری اور تحریری خدمات کو مدنظر رکھکر جو انہوں نے بمقابلہ دشمنان اہل اسلام و دیگر فرقوں کے کی ہیں علے الاعلان اور ڈنکے کی چوٹ اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے صحیح نمائندہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری ہیں۔ اور کوئی دوسرا شخص اس بات کیلئے قابل نہیں ہے۔ اور ہم مسجد چینیاں والی لاہور کے اراکین کے رزولیوشن کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور مولوی اسمٰعیل اور خاندان غزنویہ کا یہ رویہ قرآن مجید کے اصول "ولا تعثوا فی الارض مفسدین" اور "الفتنة اشد من القتل" کے صریحاً برخلاف ہے۔

(حافظ فضل الرحمن سکرٹری انجمن مذکور)

تفسیر ثنائی

جلد اول :- (جس سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی تفسیر ہے) از سر نو چھپ کر تیار ہے۔ قیمت عہ

جلد ہفتم :- (جسمیں سورہ صٰفٰت سے سورہ نجم تک کی تفسیر ہے) قیمت عہ شائقین جلد طلب کریں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

کتاب الجنائز - میت کے متعلق ضروری احکام - قیمت ۱/۔ (منیجر)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

سلطان ابن سعود کی کریم النفسی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ سلطان ابن سعود نے دعوت دی ہے کہ تسخیر طائف کے وقت جن اشخاص کو جان و مال کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے وہ تلافی اور معاوضہ کے لئے اپنی درخواستیں پیش کریں۔

سلطان ابن سعود کے عہد کی برکات "ام القرٰے" کی اشاعت ۲۶ مارچ ۱۹۲۶ء میں نائب السلطان ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے حسب ذیل اعلان شائع ہوا ہے۔

"چونکہ بعض اوقات حاجی صاحبان مسجد سے واپس آتے ہوئے بھول چوک سے اپنی چیزیں وہیں چھوڑ آتے ہیں۔ لہذا ایسی گم شدہ اشیاء کی دیکھ بھال کے لئے حکومت کی طرف سے خاص طور پر پولیس متعین ہوئی ہے۔ جو اپنے فرائض انجام دے رہی ہے لہذا حجاج یا اُن دیگر اشخاص کو جن کی چیزیں گم ہوگئی ہوں۔ اعلان ہذا کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ واضح بیان کے بعد اپنی گم کردہ اشیاء کو تو الی سے لے لیں۔"

مؤتمر حجاز کیلئے کس کس کو دعوت دی گئی

جریدہ ام القرٰے راوی ہے کہ سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے مؤتمر اسلامی میں شمولیت کے دعوت نامے حسب ذیل بادشاہوں اور انجمنوں کو ارسال کئے ہیں۔

" جلالۃ الملک مصر۔ جلالۃ الملک افغانستان۔ رئیس جمہوریہ ترکیہ۔ صاحب الجلالت شاہ ایران۔ جلالۃ الملک العراق۔ امیر عبدالکریم غازی۔ امام یحیی رئیس مجلس اسلامی الاعلیٰ بیت المقدس۔ رئیس جمعیۃ خلافت بمبئی۔ کانفرنس اہل حدیث دہلی۔ جمعیۃ العلماء ہند دہلی۔ صاحب الدولہ حاکم تونس۔ رئیس حکومت طرابلس شیخ بدر الدین حسینی۔ شیخ بہجت بیطار دمشقی نظارت دینیہ مرکزیہ اردو فارسی قاضی مصطفےٰ شرشلی ترمی۔ اور ذ الجزائر رئیس شوکۃ الاسلام

جو کجا کا رند جاوا شرکت محمدیہ جاوا۔

یمن و نجد کی حکومت کے متعلق حکومت حجاز کا اعلان ام القرٰے راوی ہے کہ اس ہفتہ کے اخبارات میں اس قسم کی خبریں نظر سے گذریں کہ سلطان ابن سعود اور امام یحییٰ کے مابین ادریسیوں کے ملک میں جنگ کی آگ بھڑک اُٹھی ہے۔ ان خبروں کی استفسار دیوان ملکی کی طرف سے جواب ملا ہے کہ یہ افواہیں حقیقت سے بعید ہیں۔ سلطان اور امام کے تعلقات اچھے ہیں۔ مسلمان عام طور پر اور عرب کے خاص طور پر سب سے بڑھکر باہمی دوستی اور محبت کی احتیاج ہے نہ کہ دشمنی اور عداوت کی۔ موثق خبروں سے واضح ہوتا ہے کہ یمن میں کوئی جدال وقتال نہیں نہ امام کے لشکر نے پیش قدمی کی نہ ادریسی کے لشکر نے۔ قابل وثوق معلومات مظہر ہیں کہ اسطرف حالت اچھی ہے قلق واضطراب کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کا وفد حجاز مشتمل بر مولانا کفایت اللہ۔ مولانا شبیر احمد۔ مولانا احمد سعید۔ مولانا محمد عرفان ۶ مئی کی رات کو ناگدا ایکسپرس سے جانے والا ہے تاکہ راندھیر اور سورت کے احباب کو ملاقات کا موقعہ مل سکے۔ وفد خلافت بمبئی دہلی سے اسی ٹرین سے روانہ ہوا ہے۔ ہر دو وفود کی تمنا ہے کہ ان پر پھول برسانے اور دیگر نمائشی کاموں میں روپیہ بالکل ضائع نہ کیا جائے بلکہ نقدی کی تھیلیاں پیش کیجائیں۔

مجاہدین ریف کا جذبۂ حریت ریفیوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مراقش کی بین الاقوامی حالت کے متعلق جو معاہدے ہوچکے ان پر نظر ثانی کی جانی چاہیئے ریفیوں نے جدید خندقیں کھود لی ہیں۔ فرانس اور ہسپانیہ کے ہوائی جہازوں نے ان خندقوں کا معائنہ کیا۔

ریفیوں کے مطالبات نیم سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ ریفیوں نے فرانس اور ہسپانیہ کی شرائط کو مسترد کردیا ہے۔ اور اپنی شرائط نمائندگان ہسپانیہ اور فرانس کے حوالہ کردی ہیں۔ آخر الذکر ان کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ ریفی یہ اصرار و تکرار کر رہے ہیں کہ وہ غازی عبدالکریم کی جلاوطنی کو کسی صورت میں بھی قبول نہیں کرسکتے ہیں۔ اور کسی ایسی شرط کو تسلیم نہیں کرسکتے جو ریفیوں کی خود مختاری کو خفیف سا نقصان بھی پہنچا سکتی ہو۔

فرانس و ہسپانیہ کی بیہودہ دھمکی فرانس اور ہسپانیہ کے نمائندوں نے ریفی مندوبین کو کہدیا ہے کہ اگر ریفیوں نے فرانس اور ہسپانیہ کی شرائط کو تسلیم نہ کیا اور ۶ مئی تک قیدیوں کو ان کے حوالے نہ کردیا تو دونوں حکومتوں کو اختیار حاصل ہوگا کہ ۷ مئی کو جو کارروائی چاہیں اختیار کریں۔

سرکاری خبر یہ اطلاع عوام کے لئے دلچسپی کا موجب ہوگی کہ محکمہ صنعت وحرفت کے ماتحت جس کا دفتر مال روڈ لاہور پر واقع ہے ایک کتب خانہ ہے جس میں قریباً چار ہزار کتابیں موجود ہیں۔ کتابیں صنعت وحرفت اور ٹکنیکل مضامین کے متعلق ہیں۔ اس کے علاوہ ڈائرکٹریاں۔ اور انسائیکلو پیڈیا۔ سرکاری محکموں کی رپورٹیں و اطلاعات مشتمل بر اعداد و شمار اہل صنعت وحرفت کے مال واسباب کی فہرستیں وغیرہ بھی لائبریری میں شامل ہیں۔ نیز تجارت اور صنعت کے متعلق تیس رسالے لائبریری میں آتے ہیں۔ غرضیکہ عام اشخاص اور خصوصاً حرفت وصنعت سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کے استفادہ کیلئے یہ لائبریری نہایت مفید اور دلچسپ واقفیت کا سامان اپنے اندر رکھتی ہے اور تعطیلات کے سوا ہر روز دس بجے صبح سے لیکر چار بجے شام تک پبلک کیلئے کھلی رہتی ہے۔

سوویٹ کی طرف سے وعدۂ امداد سوویٹ کی جمعیۃ عمال انگریزی ہڑتالیوں کی مالی امداد کے لئے مستقل نظام کا اہتمام کر رہا ہے۔

اتحاد کا خواب دور ہوگیا ۔ سابرمتی کی گفت و شنید ناکام رہی۔ سوراجیوں اور مسٹر جیکار وغیرہم میں اتحاد نہ ہوسکا۔ مسٹر مالوی جوالی تعاون کی جماعت میں شریک ہوگئے۔

ahmadimuslim.de

مومیائی

۶/ ۱۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے۔ قیمت چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۶ پاؤ بھر ۱۱ ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

منیجر دی میڈیسن ایجنسی
امرتسر

سراج الاطباء ڈاکٹر دلبر حسن خانصاحب بھٹی کی لاجواب تصنیف

لُبّ المجرّبات

۴۰/ ۱۵

یہ مجربات کی بےنظیر کتاب ہے جو اطبا کے اسرار پر حال ہی میں شائع کرائی گئی ہے۔ اسمیں عورت مرد بچے بوڑھے اور نوجوانوں کے سر سے پاؤں تک جملہ امراض کا مکمل اور باقاعدہ علاج لکھا گیا ہے عبارت عام فہم اور سلیس ہے۔ تشخیص مرض اور علامات فارقہ کو اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ ہر ایک شخص بلاخوف و خطر معرکہ کا علاج کرسکتا ہے مولوی صاحبان، ڈاکٹر، حکیم، کمپونڈر، عطار اور بیاروں کیلئے یہ کتاب بیحد مفید ہے اسکے بعد کسی اور طبی کتاب کی ضرورت نہ رہیگی ہر پوشیدہ اور غیر پوشیدہ امراض کا علاج خود ہی عمدہ سے عمدہ کرسکوگے اس کتاب کا ہر عیالدار گھر میں رہنا ضروری ہے شیر پنجاب حضرت مولانا ثناء اللہ نے اسپر زبردست ریویو فرمایا ہے۔ پسند نہ آنے پر واپسی کی شرط ہے۔ قیمت ۲ /۸ مجلد ۳ محصول علاوہ۔

(پتہ)

شفاخانہ شاہی مطب پٹیالہ (پنجاب)

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

دوا خوش کیف

۱۲/ ۱۵

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہو یا انکی اہلیہ بانجھ پن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہوکر سلسلہ تولید ختم ہوگیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجئیگا جسکے ۱۲ یوم دو مرتبہ کے استعمال سے اگر ۲ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں نہ ہوں تو کل قیمت مع عہ رجسٹری واپس منگا لو بطور حفظ ماتقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے درد زہ کی تکلیف نہیں ہوتی۔ نیز سیلان الرحم یا جریان زناں اور کثرت ایام یا بندی میں بیحد مفید ہے (نوٹ) ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کیلئے یہ دوا طلب نہ کی کیجائے۔ قیمت ۵ محصول ۶/

اکسیر ذیابیطس - جلد جلد پیشاب کا آنا خشکی و پیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا۔ گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا ہر کل شکایتیں دور ہوکر گردہ کی اصلاح ہوجاتی ہے قیمت ۲ محصول ۶/

(منگانے کا پتہ)

ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا

جگجیت بر ڈوڈ انجنیرنگ کالج
کپور تھلہ

۲/ ۱۲

یہ کالج سنہ ۱۹۱۸ء سے جاری ہے ریاست کا ریکگنائزڈ ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلے نے یہاں کی تعلیم۔ ضبط۔ نظم و نسق اور اسٹاف کی تعریف فرماکر طلباء کالج کو بھی ملازمت کے لئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے۔ اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کپور تھلہ دام اقبالہ۔ و ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند و برہا نے کالج کی نمایاں کامیابی سے مسرور ہوکر اپنے اسماء گرامی سے اسکو افتخار بخشا ہے کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکٹ سے ہوسکتا ہے جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

پرنسپل

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

۸/ ۱۲

طلاوی نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اُسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا اور کسی وجہ سے کمزور ہوگئے ہیں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں اس طلا نے بہت مریضوں کو فائدہ بخشا ہے جنکی نوبت ناامیدی تک پہنچ گئی تھی اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں ایکدم ناقص رطوبت خارج کردیتا ہے پھر کسی طلا کی ضرورت نہیں رہتی۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلا اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا قیمت مع محصول ۸ /۱۲

ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ شہر

اکسیر احمر

۲۵/ ۲۵

(ایجاد کردہ عالیجناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب عظیم آبادی)

یہ عجیب و غریب خوشبودار اور پُر تاثیر روغن ہے جسکے اعجاز نما اور حیرت انگیز اثر کو دیکھکر قدرت خدا نظر آتی ہے۔ یہ روغن بہتیرے امراض مثلاً درد ہر قسم زکام نزلہ کھانسی لرزہ طحال ورم جگر ذات الجنب ڈبہ الاطفال ورم ہر قسم طاعونی گلٹی فالج لقوہ گٹھیہ رعشہ تشنج نیش عقرب سوختگی آتش ورم انثیین جھوگا خارش وغیرہ وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے بفضلہ تعالےٰ تفصیل معتبر و قابلہ سندات و شہادات اشتہارات کلاں سے معلوم ہوسکتی ہیں جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس عمہ آٹھ اونس عہ بارہ اونس عہ فی سیر نیم ڈھائی سیر ۱۲ پانچ سیر ۵ علاوہ محصولڈاک۔

نوٹ۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ اکسیر احمر ملیگا۔

منیجر جمالی دواخانہ محلہ سبزی باغ
ڈاک خانہ مرادپور ضلع پٹنہ

ازواج النبی - حضور کی بیبیوں کے حالات پاکیزہ • قیمت ۱۲

سلاجیت خالص آفتابی ۳۵

دل دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی نزلہ زکام ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی و بادی۔ درد جگر اور دمہ کو از حد مفید ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے۔ مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت احتلام و جریان کو دور کرتی ہے۔ جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کرکے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ر نصف پاؤ ۳ر پاؤ بھر ۶ر نصف سیر ۱۲ر ایک سیر پختہ ۲۴ر مع محصولڈاک وغیرہ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

روح سلاجیت:۔ فی اونس دو روپے بارہ آنے۔

زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ ویلیو پے ایبل بنام ہذا روانہ فرما کر ممنون فرمایئے۔ آپ کی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے۔ یہ پتھری اور درد چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے۔ (۷ ۲۶/۴ ء)

(محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج دن تک کھایا۔ میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر روز رہتی تھی۔ اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کی گولے بھی آرام ہیں۔ آپ کی سلاجیت بہت فائدہ کرنیوالی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کر دیں۔ بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے۔ بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا۔ خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے:

(۲۷ ۲۵/۹ ء)

(شان خان موضع ڈرائیور بنش لین ضلع سمبلپور)

(منگانے کا پتہ)

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

اثبات التوحید ۲/۴

(مصنفہ جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی امین آبادی)

بجواب

کتاب انوار آفتاب صداقت

(مصنفہ قاضی فضل احمد صاحب لودھیانوی)

قاضی فضل احمد لودھیانوی نے کتاب انوار آفتاب صداقت میں اسلام کے حقیقی علمبردار فرقہ اہلحدیث اور جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقائد شمار کر کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ مولانا اسمٰعیل شہید اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی پر کفر کا فتوے صادر کیا ہے۔ اثبات التوحید میں قریباً تیس مختلف مسائل پر بحث کر کے قرآن و حدیث کی دلائل کی رو سے ان اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ اور آخر میں اسلام کے صحیح عقائد درج کر دئے ہیں۔ علماء عصر اور اکابر اسلام کی متفقہ رائے ہے کہ اثبات التوحید ایمان اور عقائد اسلامی میں بہترین کتاب شائع ہوئی ہے۔ قیمت عمر

خزینۃ المیراث اردو ۔ مصنفہ مولوی فتح الدین صاحب خوشابی۔ یہ ۱۸۸ صفحات کی کتاب تقسیم میراث کے مسائل پر حسب عام فہم طرز میں تالیف کیگئی ہے اور مسئلہ کی ہر صورت کو بصورت جدول جس طرح حل کیا گیا ہے کسی دوسری کتاب میں اسکی نظیر نہیں ملتی مفتیان دین۔ قانون پیشہ اصحاب اور وکلاء کیلئے نہایت مفید ہے۔ ہمارا دعوے ہے اور علما اور وکلا کی تصدیقات موجود ہیں کہ وراثت کے متعلق ایسی مفصل اور سہل کتاب دیکھنے میں نہیں آئی۔ قیمت عہ

تفسیر سورۂ والتین بزبان اردو ۔ از تصنیف مولانا ابو الکلام آزاد۔ اس تفسیر کی خوبی مصنف جلیل کے نام نامی ہی سے ظاہر ہو سکتی ہے سب سے زیادہ قابل تعریف یہ چیز ہے کہ یہ تفسیر حدیث نبوی اور آثار صحابہ کے مطابق ہے۔ قیمت ۸ر

ترجمہ اردو کتاب الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید مصنفہ امام شوکانی رح نام ہی سے ظاہر ہے کہ اسلام کے اولیں اصول یعنی مسئلہ توحید کے بیان میں بے مثل کتاب ہے قیمت ۱۲ر

تصانیف امام ابن تیمیہ بزبان اردو مع متن عربی

العقیدۃ الواسطیہ ۔ عقائد اہلسنت والجماعۃ ۳ر **الوصیۃ الصغرے** لفظ تقوے کی تفسیر ۳ر **درجات الیقین** (تصوف) ۲ر **زیارۃ قبور** ۔ زیارۃ قبور مسنونہ و بدعیہ میں امتیاز ۹ر **کتاب الوسیلہ** مترجمہ مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی (دو لاکھ) قیمت بلا جلد ۱۲ر مجلد ۱ے

(ملنے کا پتہ)

محمد شریف عبد الغنی تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

اکابر علماء زمانہ کی مشہور علمی تصانیف

تنقید الادیان ۔ ادیان عالم کی تحقیقات پر ایک جدید اور مقبول کتاب ہر مذہب کی صحیح تاریخ بھی دیگئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

تاریخ الخلفاء ۔ یہ امام جلال الدین سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے جسمیں نو سو برس کے اسلامی حالات ہیں۔ خلفاء اربعہ اور بنی امیہ اور خاندان عباسیہ کی شاندار تاریخ ہے صفحات ۵۱۶ قیمت ۶ر

تاریخ تبلیغ اسلام ۔ مضمون نام سے ظاہر ہے اس کتاب نے تبلیغ و اشاعت اسلام کی بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ہے قیمت عہ

آئینہ اسلام نما المعروف النبی والاسلام ۔ یہ کتاب ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرحوم کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جو تمام علوم اسلامیہ اور تواریخ اسلامیہ کا بہترین مجموعہ ہے۔ کتاب بہت طویل ہے صفحات ۷۲۵ لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ اس کتاب میں صرف پانچسو معجزات ہیں ۳ر

سیرۃ النعمان ۔ امام ابو حنیفہ کی شاندار سوانحعمری اور آپکی فقہ پر شاندار تبصرہ ہر طرح قابل دید از علامہ شبلی۔ قیمت عہ

مصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ ۔ تقریباً دو سو احکام شرعیہ (قوانین الٰہیہ) کی عقلی حکمتیں۔ قیمت ۱۲ر

لغات القرآن ۔ قرآن کریم کا مکمل لغت ایک ایک لفظ کی عام فہم تشریح۔ قیمت عہ

مفتاح القرآن ۔ اس کتاب سے قرآن سمجھنا آسان ہوگیا لغات القرآن اور یہ کتاب قرآن کا عمدہ کورس ہے۔ قیمت ۸ر

فروع الایمان ۔ ایمان اور اسکی تمام شاخوں کا مفصل بیان کتاب و سنت سے۔ قیمت ۶ر

الفاروق ۔ حضرت عمرؓ کی نہایت مفصل اور شاندار سوانحعمری جسکی نظیر کسی زبان میں موجود نہیں۔ از علامہ شبلی قیمت عہ

تفسیر القرآن اردو ۔ پارہ عم ۱۲ر پارہ الم ۵ر رموز اسلام ۸ر

تعلیم الدین ۔ اس کتاب میں علم الشریعت کا خلاصہ ایسے طور پر پیش کیا گیا ہے کہ کوئی ضروری مسئلہ نہیں چھوڑا گیا۔ قیمت ۱۲ر

حرز جان ۔ علم الطب کی ایک عام فہم کتاب جس سے عالم اور معمولی اردو خوان یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں قیمت ۸ر

جمال القرآن ۔ چند روز میں بلا استاد کے قاری بنانیوالی کتاب ضرور منگوا کر پڑھئے قیمت ۲ر سفرنامہ روم و شام عہ الغزالی عہ گفتگوئے عربی ۳ر عربی سکھانیوالی کتاب ۸ر پتہ

مینیجر کتبخانہ نعیمہ ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ

تذکرۃ العباد ۔ آنحضرت کے غلاموں کے حالات مبارک قیمت ۱۲ر (مجلد)

ahmadimuslim.de

عازمان بیت اللہ شریف کو

خوشخبری

اسلامی شوستری کمپنی کے جہازات جو کہ حاجیوں کو جدہ لیجانے اور بعد اختتام حج واپس لانے کے واسطے بہت تیز رفتار ہیں۔

دی پرشین گلف اسٹیم نویگیشن کمپنی لمیٹڈ بمبئی

مذکورہ بالا کمپنی کے جہازات موسم میں حاجیوں کو بیت اللہ شریف لیجانے اور بعد فریضۂ حج واپس لانے میں مشغول ہوتے ہیں جس میں فرسٹ وسکنڈ کلاس کے کمرے اعلےٰ پیمانہ پر بجلی کی روشنی اور بجلی کے پنکھوں سے آراستہ کئے گئے ہیں۔ نیز تیسرے درجہ کے حاجیوں کے واسطے جملہ اسباب آسائش مہیا ہیں۔ ہماری کمپنی کے ہر جہاز میں وائرلیس ٹیلیگرام موجود ہے۔

مذکورہ بالا کمپنی کا ایک جہاز "زیانی" بمبئی سے ۲۰ مئی کو اور کراچی سے ۲۴ مئی کو روانہ ہوگا۔ اور "الیس الیس سلطانیہ" بتاریخ ۲۷ مئی بمبئی سے جدہ کو براستہ کراچی روانہ ہوگا۔ یہ اس کمپنی کا آخری جہاز ہوگا جو اس سال حجاج کو لیکر گئے ہیں۔

کرایہ یکطرفہ جانے کا حسب ذیل ہے

درجہ اول:۔	یکطرفہ	بلا خوراک	۳۷۵ روپے
درجہ دوم:۔	"	"	۲۰۰ "
درجہ سوم:۔	"	"	۱۲۵ "

ضروری عرض

صرف ان حاجیوں کو ایکطرفہ ٹکٹ مل سکتا ہے کہ جن کے پاسپورٹ پر پولیس کمشنر بمبئی اس امر کی تصدیق کردے کہ جدہ سے واپس آنے کا کرایہ ستر روپے ان کا جمع ہے

نیز ہم نے حاجیوں کی آسائش کے واسطے حاجی صابو صدیق کے مسافر خانہ کے سامنے ہی آفس کھولا ہے

المشتہر

حاجی سلطان علی شوستری وایجنٹ ۱۸ ۔ راماپارٹ روڈ فورڈ بمبئی ومیکلاڈ روڈ کراچی

تار کا پتہ:۔ شوستری بمبئی یا کراچی۔

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل ؁

کی قیمت بجائے پانچروپے کے چار روپے رمضان وشوال کیواسطے

صرف شوال کے ختم تک مقرر کیگئی ہے بعد میں یہ رعایت نہیں ہوگی پوری قیمت لی جائیگی

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایسے مفید اور مختصر اور صحیح مضامین کی حمائل مترجم آجتک نہیں چھپی۔ اس میں تمام مضامین احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور آثار سلفیہ کے مطابق لکھے ہیں۔ اور کوئی مضمون خلاف عقیدہ ائمہ اربعہ وسلف صالحین واجماع امت کے نہیں لکھا

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ادنےٰ لیاقت والا آدمی بھی اس حمائل شریف کے مضامین بخوبی واقف اور ماہر ہوسکتا ہے۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں اور اوصاف اگر شمار کئے جائیں تو بیشمار ہیں ناظرین خود دیکھکر معلوم کرینگے۔ باوجود بیشمار خوبیوں کے قیمت بے جلد صرف پانچروپے (۵) محصولڈاک۔ از ذمہ خریدار۔

اور جلد کے کئی درجے ہیں سوا روپیہ (۱/۴) ڈیڑھ روپیہ (۱/۸) دو روپے (۲) تین روپے (۳) جس قیمت کی جلد طلب کیجائیگی وہی بھیجی جائیگی۔

اعلان } آٹھ جلد کے خریدار کو ایک حمائل شریف بلا جلد مفت دی جائیگی۔

المشتہر

عبدالغفور الغزنوی مالک مطبع انوار الاسلام امرتسر (پنجاب)

کارخانہ امرت دھارا کی سلور جوبلی کی خوشی میں ۳۱ مئی ۱۹۲۶ء تک امرت دھارا
صابن اور میٹھی ٹکیاں
۳/۴ قیمت پر اور باقی ادویات وکتب نصف قیمت پر ملتی ہیں۔ فہرست آپکے پاس نہیں تو جلدی منگوالیں اس حساب سے امرت دھارا ڈھائی روپیہ والی شیشی ۱۲ؔ میں سوا روپیہ والی ۱۰ؔ میں اور آٹھ آنہ والی [illegible] میں بک رہی ہے۔
خط وکتابت وتار کیلئے پتہ:۔ امرت دھارا لاہور

کتاب الصلوٰۃ یعنی نماز کی بیمی، جسمیں تمام نمازوں اور انکے ارکانوں کو تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ (مجلد)

تنسیا مغنیسیا

یعنی

دردِ سر کی بنجیطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی دردِ سر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ خوراک ایکروپیہ چار بکس تین روپے فی بکسیہ ار محصولڈاک وغیرہ ایک بکس سے چار بکس تک ۶ر

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی

محلہ قلعہ امرتسر

جریانِ احتلام کا شرطیہ علاج

"شافی"

جسکی پہلی ہی خوراک اپنا بین اثر دکھلاتی ہے

اور

تین دن کے استعمال سے جریان و احتلام کے علاوہ سستی نامردی سرعت وغیرہ بھی ہمیشہ کیلئے معدوم ہوجاتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ بارہ آنے (علاوہ محصول)

منیجر فردوس گنج۔ بیڈن روڈ لاہور

گھڑی

دو ماہ تک نصف قیمت

۲۲ گریٹ گولڈن پلیٹ کلائی پر باندھنے کی گھڑی سنہری ڈائل خوش وضع پائدار سچا وقت دینے والی گرمی سردی سے محفوظ۔ تین گھڑیاں منگانے پر ایک فونٹن قلم اور چھ گھڑیاں منگانے پر ایک گھڑی مفت روانہ ہوگی۔ نیز ہر آرڈر کے ہمراہ کچھ پیشگی بھی آنا چاہئے۔

(ملنے کا پتہ)

کریم اینڈ کو۔ بگلوہ۔ پنجاب

مفت!

ہم ۱۴ مئی ۱۹۱۳ سے ہر ایک صاحب کی خدمت میں بلا قید مذہب و ملت اپنے مشہور دواخانہ و لاثانی تجربات کا خزینہ یعنی خوبصورت

گلدستہ بہار عیش

ٹکٹ ڈاک بھی گرہ سے چسپاں کرکے بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں جو صاحب ابتک اسکی زیارت سے محروم ہیں صرف ایک کارڈ لکھکر مفت طلب کر سکتے ہیں:

(پتہ)

منیجر شفاخانہ مشتاق سنیاسی بٹالہ ضلع گورداسپور

نادر موقعہ

چوہا سیدن شاہ کے نادر الوجود تحفے

ناظرین! یہ بات تو روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ چوہا سیدن شاہ کا گلاب خوشبو اور دیگر اوصاف میں دنیا بھر کے گلابوں سے بدرجہ فوقیت رکھتا ہے صرف اتنا کہدینا کافی ہے کہ چوہا سیدن شاہ کا کشید شدہ عرق گلاب دوسری جگہ کے روح گلاب سے مقابلتًا اچھا ہوتا ہے۔ اسی لئے یہاں کا تیار شدہ مال عرق۔ روح۔ عطر۔ گلقند وغیرہ دور دراز ملکوں میں جاتا ہے۔

(۱) **عطر گلاب**۔ یہ بجا ہے کہ عطر گلاب تمام عطروں کا بادشاہ ہے یہ زیادہ تعریف و توصیف کا محتاج نہیں۔ قیمت فی تولہ نمبر اول ۶ دوم ۴ سوم ۲۔ زیادہ خرید نے پر رعایت کیجائیگی۔

(۲) **روح گلاب**۔ جو کہ زیادہ مقدار تازے پھول ڈالکر نہایت احتیاط سے کشید کیا جاتا ہے۔ عرق تیار کرنے اور شربتوں میں ڈالنے کے واسطے بہت مفید ہے۔ ایک شیشی سے ایک بوتل عمدہ عرق تیار ہو سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ تولہ ۳ر فی درجن ۲ فی سیر ۱۲ر

(۳) **عرق گلاب**۔ نہایت احتیاط اور دیانتداری سے کشید کیا جاتا ہے عمدہ فی بوتل ۸ ر فی سیر ۱۲ر فی کنستر للعہ سے للعہ تک علاوہ محصولڈاک۔

(۴) **گلقند**۔ جسقدر درکار ہو تازہ پھولوں کا تیار کرکے روانہ کیا جائیگا۔ نرخ فی سیر ۱۲ر

نوٹ:۔ عرق و گلقند اگر زیادہ مقدار درکار ہو تو ۸ مئی سے پیشتر آرڈر دیں اور نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔ پتہ خوشخط اور ریلوے اسٹیشن کا نام اور پورا پتہ تحریر فرمائیں۔

المشتہر

نیازمند حکیم قاضی خان منیجر شفاخانہ فیض عام پنجابی رتوچھہ ڈاکخانہ چوہا سیدن شاہ ضلع جہلم (پنجاب)

مقوی و مجلی دافع حرارت و جیر

سرمہ نور العین

مصدقہ و مجربہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔ قیمت فی تولہ ۶ر

حکیم محمد داؤد منیجر دواخانہ نور العین

ریاست مالیر کوٹلہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

ریلوے کے ردی کاغذ کی خرید کے لئے جو کہ بارہ مہینے از یکم جون ۱۹۲۶ء تا ۳۱۔ مئی ۱۹۲۷ء کے عرصہ میں مہیا ہونگے ٹنڈروں کی ضرورت ہے۔ ٹنڈرز کنٹرولر آف سٹورز مغلپورہ (لاہور) کے دفتر میں ۲۸ مئی ۱۹۲۶ء بروز جمعہ ۲ بجے بعد دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔

(۲) کم و بیش اندازًا ۵۸۰۰ ہنڈرڈ ویٹ ردی کاغذ ۱۲ مہینے کے عرصہ میں جنرل سٹور ڈپو مغلپورہ (لاہور) میں بتفصیل ذیل دستیاب ہونگے۔

ردی کاغذ (معمولی) ۵۰۰۰ ہنڈرڈ ویٹ

(چھاپہ خانہ کا) ۸۰۰ "

(۳) ٹنڈر کا فارم کنٹرولر آف سٹورز سے درخواست مع پانچ روپے ادا کرنے پر مل سکتا ہے۔

(۴) کنٹرولر آف سٹورز کو حق حاصل ہے کہ کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتانے کے مسترد کردے۔

دستخط

سی۔ ایف۔ ...

کنٹرولر آف سٹ...